مُسلسل اِشاعت کا پینتیسواں سال

ماھنامہ سیدھا راستہ لاھور

(جلد نمبر 35 شمارہ نمبر 6) ربیع الثانی 1446ھ اکتوبر 2024ء

غوثِ اعظم امامُ التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بفیضانِ نظر

منیر احمد یوسفی

(ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ

خادم دین اسلام

خلیل احمد یوسفی

ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

سرپرست اعلیٰ

خادم دین اسلام

بشیر احمد یوسفی

ہیڈ آفس
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III
0313-333377

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
بلاک C-I
0300-4274936

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا پینتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امینِ علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زید مجدہم

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

بفضل عنایت
مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ چک نمبر 477 (گوجرہ) شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

برائے ایصالِ ثواب
صاحبزادہ والاشان
محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی رحمۃ اللہ علیہ

فیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیرِ اوجِ شرافت،
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول، المعروف کھرے کھرے صوفی
حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی منیر الاسلام رحمۃ اللہ علیہ
(ایم۔اے)

سرپرستِ اعلیٰ
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم

مدیرِ اعلیٰ
خادمِ دینِ اسلام
خلیل احمد یوسفی

مدیرِ معاون
مفتی آصف علی یوسفی
ام مفازہ، فاطمہ یوسف

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی
عظیم احمد یوسفی

سرکولیشن منیجر
حافظ ظفر احمد یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	محبت رسول ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اُسوۂ حسنہ۔	11
5	نمازِ تہجد۔	18
6	مختلف اوقات میں اَدعیہ ماثورہ۔	21
7	فرامین میرے حضور کے۔	24
8	خاتم النبیین حضور سید نا رسول اللہ ﷺ کی شان مطاعِ مطلق اور ختمِ نبوت۔	27
9	برکاتِ نعلین مصطفیٰ ﷺ۔	29
10	خرقِ عادات واقعات حق ہیں۔	35
11	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔	39
12	توبہ استغفار۔	46

زیرِ انتظام **یوسفی برادران**

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2500
عرب امارات و سعودی عرب	2500
انگلینڈ	3500
کینیڈا، امریکہ	3500
پاکستان	500

کمپوزر و ڈیزائنر
محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی
محمد ابوبکر محبوب یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 0300-4274936

قیمت فی شمارہ 50 روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلیشر خلیل احمد یوسفی نے ناصر شہزاد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ
ابوبکر کمپیوٹر سینٹر
480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv
0313-3333777

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حمد تیری ذات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار

یا ربِ اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار

لالہ و نرگس کلی متلاشیٔ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار

میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار

پوری ہوں گی دیدۂ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایۂ رَحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار

لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار

رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار

ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار

ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار

اَب کرم کی ڈالیاں زمزمؔ کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

> اللہ تبارک وتعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں
> اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (حدیث)

مدحِ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ازقلم: امینِ علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

مُردے وی زندہ کیتے نے بیڑے وی تارے میراں نے
میرے غوث دے قدم نوں رَکھیا اے کندھیاں تے قطباں پیراں نے

کِسے غوث قطب نہ پایاں نے جو پایاں شاناں غوث میرے
کہیا جدّھر غوث الاعظم نے مُڑیاں اُودھر تقدیراں نے

خود کڑ کڑ کے سب کڑیاں اِک پل وچ ٹوٹے ہو گئیاں
یا غوث الاعظم دا نعرہ لا دِتا جدوں اَسیراں نے

اُوہدا لقب تے غوث الاعظم ہے پر نام چہ اسمِ اعظم ہے
سب دَردتے دُکھڑے ٹل جاون اُوہدے ناں وچ اَیہہ تاثیراں نے

اُوہنوں پچُھ کے مہینے چڑھدے نے اَوہ شیخ زمین اَسماناں دا
اَوہ کدی رہائی نئیں منگدا جہنوں پایاں غوث زنجیراں نے

جیہڑے سُڑدے رہندے یارہویں توں کاں گھوہاں حصے اُوہناں دے
رَب یارہویں دیون والیاں نوں دے چھڈّے حلوے کھیراں نے

میں ضامن محشر تیکر ہاں کوئی خوف نہ کرن مرید میرے
اَیہہ یوسفؔ کولوں نئیں کہندا میرے غوث دِیاں تحریراں نے

☆☆☆

> تمام اہلِ محبت ربیع الآخر کے مہینے میں
> اپنی اپنی مساجد' دفاتر اور گھروں میں
> پیر پیراں غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
> کے ذکر کی محافل منعقد کریں۔ شکریہ (ادارہ)

> **مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے**

اداریہ

میلاد النبی ﷺ کا ادراک ضروری ہے

ربیع الاول شریف کا مہینہ تمام دُنیا بالخصوص عالم اسلام کے لئے نہایت مبارک اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس ماہ کی بارہ تاریخ کو محسن کائنات نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ اِس دُنیا میں تشریف لائے اور دُنیا سے کفرو جہالت کی چھائی ہوئی گھٹاٹوپ اندھیری رات کا خاتمہ ہوا۔ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور تعلیمات پوری اِنسانیت کے لئے مینارۂ نور ہیں اور آپ ﷺ کی سیرت کا ہر ہر پہلو اُمت کے لئے منبع رشدہ ہدایت ہے۔

گذشتہ دنوں حضور سرورِ کائنات نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کا یومِ ولادت باسعادت پورے عالم اِسلام میں نہایت عقیدت و احترام اور جوش جذبہ سے منایا گیا۔ اس پرمسرت موقع پر ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں جشن میلاد کا اہتمام کر کے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ چشم وچراغ توحید ورسالت مآب ﷺ ملک بھر میں محافل میلاد شریف کے انعقاد' گلیوں بازاروں کے علاوہ گھروں اور مساجد کو برقی قمقموں اور جھنڈیوں سے سجا کر جشن میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔ علاوہ ازیں موقع کی مناسبت سے خصوصی تقریبات کا اہتمام کرتے ہوئے ناموسِ رسالت ﷺ کے لئے کٹ مرنے کے جذبات کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ مسلمانانِ عالم کا یہ طرزِعمل نہایت مستحسن ہے کہ ہنود ویہود ونصاریٰ کے شیطانی گٹھ جوڑ پر مبنی الحادی قوتوں اور شاتمانِ رسول کی جانب سے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیوں میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جاتی' کبھی گستاخانہ خاکوں اور کلمات کے ذریعے' توکبھی نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نبی آخرالزماں ہونے بارے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو چیلنج کرنے والے ملعون قادیانیوں' سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے بدبخت گستاخان رسول ﷺ کی برملا سرپرستی کر کے مسلم اُمہ کے مذہبی جذبات مجروح کئے جاتے ہیں۔

نبی کریم رءوف ورحیم کا یومِ ولادت باسعادت آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کا بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ہر طرف چراغاں کیا جاتا ہے' ثناء خوانی مصطفیٰ ﷺ کی محافل سجائی جاتی ہیں' کہیں مشروبات کی سبیلیں توکہیں لنگر تقسیم کئے جاتے ہیں گویا کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی منانے میں ہم کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑتے۔ اس تناظر میں آج ہم سب عشق اور محبت رسول ﷺ کے دعویدار بنے ہوئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اِس طرح جشن میلاد النبی ﷺ منانے سے محبت رسول ﷺ کے تقاضے پورے ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ جس کسی سے محبت ہو اس کی بات نہیں ٹالی جاتی چہ جائیکہ اُس کی بات کو مانا ہی نہ جائے۔ کیا اس پہلو پر کبھی غور کیا ہے کہ ہم نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی تعلیمات اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں کو کتنی اہمیت دیتے اور اپنی زندگیوں میں ان کو لاگو کرتے ہیں؟ اس کا جواب اگر نفی میں نہیں تو مایوس کن ضرور ہے۔ ہم جس رسول ﷺ سے محبت کے دعوے کرتے ہیں کاش اُن کی تعلیمات اور اُن کے اسوۂ حسنہ کو حرزِ جان بنایا ہوتا تو آج جن اجتماعی اور انفرادی مصائب وآلام میں مبتلا ہیں وہ نہ ہوتے۔ آج ہم بحیثیت قوم بھی اور بحیثیت اُمت بھی شدید انتشار کا شکار ہیں۔ نفرت کی دیواریں اتنی بلند ہوچکی ہیں کہ ہمیں کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا' عدم برداشت

اِس نہج پر ہے کہ ہم ایک دوسرے کی بات سننے کو تیار ہی نہیں۔ ہماری لغت سے درگزر کا لفظ ہی شاید مٹ چکا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بدلہ لینے اور مرنے مارنے پر تیار ہوتے ہیں۔ اِس طرح کیا ہم اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کر رہے ہوتے ہیں؟ کیا ہمیں وہ واقعہ بھول گیا ہے کہ فتح مکہ کے دن ماسوائے چند اپنے بدترین دشمنوں کو بھی نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے معاف فرمادیا تھا۔ ہمارے سامنے قرآن مجید اور سُنّت رسول ﷺ مکمل ضابطہ حیات کی صورت میں موجود ہیں۔ لیکن بدقسمتی کہ ان دونوں سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے ہم صحیح راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو اِنسانیت کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا آخری سرچشمہ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر لاکھوں کتب لکھی جا چکی ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی۔ لیکن آپ ﷺ کے اَوصاف حمیدہ کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر ہر لمحہ حکمت آمیز ہے۔ آپ ﷺ کے ظہور پاک سے لے کر آپ ﷺ کی ظاہری پردہ پوشی تک کے معاملات کا جائزہ لیا جائے تو اُن کی زندگی کا ہر پہلو مشعلِ راہ ہے۔ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی ولادت پاک نے اِنسانی تاریخ کا دھارا ہی موڑ دیا۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے بعد انسانیت یقیناً ایک اَیسے دَور میں داخل ہوئی جس میں انسانی اقدار کے فروغ اور استحکام کی اَیسی مثالیں ملتی ہیں جن کا قبل ازیں تصور بھی محال تھا۔ یہ سب کچھ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی ولادت پاک کے فیضان سے ہوا جو آپ ﷺ کی بعثت کے بعد عالم اِنسانیت میں جاری وساری ہے لیکن افسوس کہ آپ ﷺ کی سیرت سے جو راہنمائی، ہدایت اور اخذ فیض کرنا چاہئے تھا بحیثیت قوم واُمت وہ ہم حاصل نہیں کر سکے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد ایک زمانہ ضوفشاں ہوا اور پھر خلافتِ راشدہ کے دَور میں اِسلامی مملکت کی حدود توسیع پذیر ہو گئیں لیکن ازاں بعد جب اُمت میں اتحاد و یکجہتی مفقود ہونے لگی اور اسوۂ رسول ﷺ سے اغماز کیا جانے لگا تو مملکت اسلامیہ کی حدود پھیلنے کی بجائے سکڑنے لگیں۔ واضع ہو کہ مسلمانوں کا طوطی دُنیا میں ان کے اتحاد و یگانگت کی وجہ سے بولتا تھا۔ جب اُمت کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا یا کر دیا گیا تو اُمت کا عروج روبہ زوال ہو گیا۔ آج مسلمانانِ عالم مصائب وآلام کا شکار ہیں۔ اُمت میں نہ صرف اِنتشار کی کیفیت ہے بلکہ باہمی ناچاقیوں کی وجہ سے مسلمان، مسلمان کا خون بہا رہا ہے۔ بظاہر 57 اِسلامی ممالک او آئی سی کے پلیٹ فارم پر موجود ہیں لیکن باہمی انتشار اور عدم برداشت کی وجہ سے کوئی کردار اَدا کرنے سے قاصر ہیں۔ مسلمانوں کے اِس اِنتشار سے دشمنانِ اسلام نہایت خوش اور سامراج کو اپنے ایجنڈے کی تکمیل میں آسانی ہو رہی ہے۔ آج فلسطین اور کشمیر کے مسلمان یہود و ہنود اور نصاریٰ کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں لیکن او آئی سی اور اُمت مسلمہ خواب خرگوش میں مدہوش ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں اُسوۂ رسول ﷺ پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

☆☆

☆

فاکہ
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امینِ علم لدنی
نیراوج شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

تفسیرِ یوسفی

فاکہ ثانی
صوفی باصفا قطب جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت نیراوج
شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و فنافی الرسول
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔ اے) رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: خادم اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ابدا

یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠ (النسآء:176) ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے' اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اُس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر' اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ' اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہر چیز جانتا ہے''۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت سورۃ براءت ہے اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت مبارکہ سورۂ نساء کی آخری آیت ''یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ'' ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت مبارکہ آیت ربا ہے' اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ''اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ'' ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول بھی آیا ہے کہ آخری آیت مبارکہ ''وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ'' ہے۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر ظاہری زندگی میں حیات رہے اور سورۃ النصر کے چھ ماہ بعد سورت براءت نازل ہوئی اور یہی سورت تھی جو سب سے آخر میں پوری نازل ہوئی' اس کے بعد نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم چھ ماہ ظاہری زندگی میں حیات رہے' پھر حجۃ الوداع کے بعد راستہ میں آیت مبارکہ ''یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ'' نازل ہوئی۔ اور اس کا نام آیت الصیف لیا گیا (گرمی والی آیت) پھر اس کے بعد وقوفِ عرفہ کے وقت آیت ''اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ'' نازل ہوئی۔ اِس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم 18 دن ظاہری زندگی میں حیات رہے' پھر آیت ربا نازل ہوئی اور اس کے بعد نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز ظاہری زندگی میں حیات رہے۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھا اور میری زندگی کی علامت نہ تھی نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر مجھ پر پانی انڈیلا تو میرا فہم واپس آ گیا میں نے عرض کیا میرا

وارث تو کوئی نہیں پھر میری میراث کیسے تقسیم ہوگی تو یہ فرائض والی آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ 1

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اور اَمر کے بارے میں اِتنے سوال نہیں کئے جتنے کلالہ کے بارے میں پوچھے یہاں تک کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلی مبارک میرے سینے پر ماری فرمایا تیرے لئے آیۃ الصیف کافی ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے۔ 2

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اُس نے کلالہ کے بارے میں گزارش کی تو آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے آیۃ الصیف کافی ہے۔ 3

حضرت سیّدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اَقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے کلالہ کے بارے میں عرض کیا تو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے وہ آیت مبارکہ نہیں سنی تھی جو صیف میں نازل ہوئی جو آدمی اپنا بچہ اور والد نہ چھوڑے۔ وہ کلالہ ہوگا۔ 4

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں میرا سوال کرنا مجھے اس چیز سے زیادہ پسند تھا کہ میرے لئے سرخ اُونٹ ہوں۔ 5

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تین چیزوں کے بارے میں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کروں مجھے سرخ اُونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ تھا (1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے بارے میں' (2) اور اس قوم کے بارے میں جو کہتی کہ ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے اَموال میں زکوٰۃ فرض ہے لیکن ہم تمہیں نہیں دیں گے کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم ان سے جہاد کریں' (3) کلالہ کے بارے میں۔ 6

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں اَیسی ہیں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرماتے تو میرے لئے یہ دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتا خلافت' کلالہ' سود۔ 7

حضرت سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا۔ وہ کلالہ کے بارے میں فتویٰ طلب کر رہا تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے فرمائیے کیا کلالہ سے مراد اس کے ماں باپ کی طرف سے بھائی ہیں؟ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ بھی اِرشاد نہ فرمایا' صرف اس پر سورۂ نساء کی آیت کلالہ کی تلاوت کر دی۔ وہ آدمی پھر سوال کرنے لگا۔ جب بھی وہ سوال کرتا آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ آیت مبارکہ پڑھ کر سنا دیتے یہاں تک کہ اس نے سوال کرنے میں زیادتی اور شور و غل کیا۔ اس کے اس حرص کی شدت کی وجہ سے شور و غل بڑھ گیا کہ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کھول کر حقیقت بیان فرمائیں۔ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی پھر اسے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم! جو میں نے تجھے جواب دے دیا۔ اس سے مزید تجھے کچھ جواب نہ دوں گا۔ 8

---

1 صحیح بخاری حدیث 5676' مسند احمد حدیث 14186' مستخرج ابوعوانہ حدیث 6042۔ 2 کنز العمال حدیث 30688۔ 3 مسند احمد حدیث 18589' مسند ابویعلیٰ حدیث 1656۔ 4 درمنثور جلد 2 ص 754۔ 5 مسند احمد حدیث 262۔ 6 مصنف عبدالرزاق حدیث 17496' مستدرک حاکم حدیث 3186۔ 7 مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 60' مصنف عبدالرزاق حدیث 17495' مستدرک حاکم حدیث 3188۔ 8 مجمع الزوائد حدیث 7164۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں وہ آخری آدمی جس نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا بات وہی ہے جو میں نے کہی ہے۔ میں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے فرمایا میں نے یہ کہا ہے کلالہ اسے کہتے ہیں جس کی اپنی اولاد نہ ہو۔ 9

حضرت سیّدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دادا' کلالہ کے بارے میں کوئی تحریر لکھی پھر یوں ہی ٹھہرے رہے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے استخارہ کریں اور یوں دُعا کرتا اے اللہ (جَلَّ جَلا لُکَ!) اگر تو جانتا ہے کہ اس میں خیر والی بات ہے تو اسے جاری کر دے۔ جب آپ کو زخمی کیا گیا تو آپ نے وہ کتاب منگوائی۔ آپ نے اسے مٹا دیا اور کسی کو بھی علم نہ ہوا کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرمایا میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں کچھ لکھا' اس بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے استخارہ کرتا رہا تو میں اس رائے پر پہنچا کہ تم جس حال پر ہو اس پر تمہیں چھوڑ دوں۔ 10

حضرت عمرو قاری رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کو شدید درد تھا۔ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے پاس مال ہے اور میراورثہ کلالہ کی صورت میں تقسیم ہوگا۔ کیا میں اپنے مال کی وصیت کر جاؤں یا اسے صدقہ کر دوں۔ فرمایا نہیں عرض کی کیا میں دو ثلث (دو تہائی) کی وصیت کر جاؤں۔ فرمایا نہیں عرض کی کیا میں نصف کی وصیت کر جاؤں۔ فرمایا نہیں عرض کی کیا میں ایک ثلث کی وصیت کر جاؤں۔ فرمایا ہاں یہ بہت کافی ہے۔ 11

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے رویات ہے کہ میں بیمار ہوا تو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا میں اپنی بہنوں کے لئے ثلث (تیسرا حصہ) کی وصیت کر جاؤں۔ فرمایا اچھا ہے۔ عرض کی نصف کی وصیت کر جاؤں؟ فرمایا: اچھا ہے' پھر آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے پھر واپس آئے فرمایا: میرا خیال نہیں کہ تو اس تکلیف میں فوت ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ہے اور تیری بہنوں کے حصہ کی وضاحت کر دی ہے اور مال میں سے دو تہائی ہے۔ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ یہ آیت مبارکہ میرے بارے میں نازل ہوئی۔ 12

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: جس کا بچہ اور والد نہ ہو۔ 13

خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا مَیں اس میں اپنی رائے کا اِظہار کروں گا۔ اگر تو بات درست ہو تو یہ اس اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے' اگر غلط ہو تو میری طرف سے ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ اِس سے بَری ہے۔ میرا خیال ہے کلالہ اسے کہتے ہیں جس کا والد اور اَولاد نہ ہو۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو فرمایا جس کی اَولاد نہ ہو۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو فرمایا میں اس اَمر سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔ 14

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں کلالہ کا معنی سمجھوں بنسبت اس کے

---

9 سنن سعید بن منصور حدیث 589' مصنف عبدالرزاق حدیث 33756' تفسیر طبری حدیث 8767' مستدرک حاکم حدیث 3187۔ 10 مصنف عبدالرزاق حدیث 17490' تفسیر مظہری جلد 9 ص 438۔ 11 درمنثور جلد 2 ص 755۔ 12 سنن ترمذی حدیث 2097' درمنثور جلد 2 ص 756۔ 13 درمنثور جلد 2 ص 756۔ 14 سنن سعید بن منصور حدیث 591' مصنف عبدالرزاق حدیث 19191۔

کہ میرے پاس شام کے محلات کا جزیہ پہنچے۔ 15

حضرت حسن بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اپنے ان قریبی رشتہ داروں کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کے وارث بنیں گے جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کلالہ کلالہ کلالہ آپ نے اپنی داڑھی پکڑ لی پھر فرمایا اللہ کی قسم! اس کا علم مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارے میں پوچھا تھا تو آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے وہ آیت نہیں سنی جو موسم گرما میں نازل ہوئی تھی۔ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ 16

حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے خاوند اور حقیقی بہن کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے خاوند کا نصف اور بہن کا بھی نصف عطا فرما دیا۔ اس بارے میں یہ گفتگو کی کہ میں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فیصلہ کیا۔

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ کیا بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے بھی نصف۔ 17

حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، بھتیجی اور حقیقی بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف ہے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی میری موافقت کریں گے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اِس بارے میں پوچھا گیا اور حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتایا گیا تو حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بھی ایسی ہی بات کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا، میں وہ فیصلہ کروں گا جو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیٹی کے لئے نصف، پوتی کے لئے چھٹا حصہ اس طرح دو تہائی مکمل ہو گیا باقی ماندہ بہن کے لئے۔ ہم نے حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا جب تک تمہارے درمیان یہ عالم موجود ہے مجھ سے اس بارے میں نہ پوچھنا۔ 18 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بفضلہٖ تعالیٰ 25 ستمبر 2026 سورۃ النساء مکمل ہوئی اللہ تبارک وتعالیٰ اِس کا اَجر شیخ طریقت حاجی محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہٗ العزیز اور شیخ طریقت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے اور مجھ بندہ ناچیز کو اپنی زندگی میں تفسیر یوسفی کی تکمیل مکمل کرنے کی توفیق رفیق عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

☆☆

☆

15 کنز العمال حدیث 30692۔ 16 تفسیر طبری جلد 9 ص 441، کنز العمال حدیث 30693۔ 17 مصنف عبدالرزاق حدیث 19040، شرح معانی الآثار حدیث 7418۔
18 صحیح بخاری حدیث 6736، مسند احمد حدیث 4194، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 6295۔

اولیاء اللہ کے اَوصاف

از قلم: خدیجہ بنت خلیل احمد یوسفی

حضرت علامہ محمد یحییٰ تادنی رحمۃ اللہ علیہ نے قلائد الجواہر میں لکھا ہے کہ غوث صمدانی غوث الثقلین پیر پیراں محی الدین حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسندِ ولایت کے سجادہ نشین میں 12 اَوصاف ہوتے ہیں۔ (1) ستار، (2) غفار، (3) شفیق، (4) رفیق، (5) صادق، (6) مصدق، (7) امر بالمعروف کرنا، (8) نہی عن المنکر کرنا، (9) عابد، (10) سخی، (11) عالم اور (12) شجاع۔

پیر پیراں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے کیسے سادہ اور دلنشین انداز میں ولی اللہ کے اَوصاف بیان فرمائے ہیں کہ وہ **ستار** ہوتے ہیں کہ لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالتے ہیں۔ غیبت اور بہتان بازی سے بچتے ہیں اگر کوئی اُن سے زیادتی کرے یا بدتمیزی سے پیش آئے تو **معاف** کر دیتے ہیں۔ ہر آنے والے کے ساتھ **شفقت** سے پیش آتے ہیں اور ہر جانے والے کی دینی، دُنیاوی اور روحانی مدد فرماتے ہیں۔ **سچ** بولتے ہیں اور سچ کی حمایت اور **تصدیق** کرتے ہیں۔ بلا اِمتیاز کہ کون سچا ہے اور واقف ہے یا ناواقف فقط **سچ کی حمایت** کرتے ہیں۔ **نیکی کا حکم** دیتے ہیں اور **بُرائی سے منع** کرتے ہیں اور خود بھی قول و فعل میں مطابقت رکھتے ہیں، **اَعمالِ صالحہ** پر کاربند ہوتے ہیں، اَعمالِ سئیہ سے بچتے ہیں۔ رات کے وقت لوگ سوجاتے ہیں اور ان کی شان یہ ہے کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ... (السجدۃ: 16) "اُن کی کروٹیں اُن کی خواب گاہوں سے جدا ہوتی ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اُمید کرتے ہوئے اُس کی عبادت کرتے ہیں"۔ صبح کے وقت۔ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (السجدۃ: 16) "اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے مال میں سے اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں"۔ **علم و عمل** کا حسین امتزاج ہوتے ہیں اور بہادر ہوتے ہیں۔ یہ وہ اَوصاف ہیں کہ اگر ایک عام مسلمان بھی محنت کرے تو اِن اَوصاف کو حاصل کر کے مقامِ ولایت حاصل کر سکتا ہے۔ صحابہ کرام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، سلف صالحین اور بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم تمام ایسی ہستیاں اِن اَوصاف کی حامل ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں۔ غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں مذکورہ بالا تمام اَوصاف بدرجۂ اَتم موجود تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس آدمی میں حسبِ ذیل تین خصلتیں ہوں تو یقین کرلو کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا دوست ہے۔

(1) سخاوت سمندر کی طرح ہو، (2) شفقت آفتاب کی شفقت اور مہربانی جیسی ہو اور (3) تواضع زمین کی خاکساری و عاجزی کی سی ہو۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف **المحجوب** شریف میں یہ حقیقت کو بڑے واضح اَلفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ کوئی شخص اُس وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ولی نہیں بن سکتا جب تک نمازِ پنجگانہ کا پابند نہ ہو۔ جو لوگ لبادۂ درویشی پہن کر دُنیا کے تمام لوازمات سے مستفید ہوتے ہیں لیکن نماز کے وقت یا تو کہتے ہیں کہ ہم دِل ہی میں نماز پڑھ لیتے ہیں یا ہمیں نمازیں معاف ہو چکی ہیں۔ اِنہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ یاد کرنا چاہیئے کہ جب بادلوں سے شیطان بولا کہ اے عبدالقادر! تیرے لئے حلال و حرام کی تمام پابندیاں ہٹادی گئی ہیں تو آپ نے فوری طور پر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ پڑھا اور وہ بادل جس سے شیطان کی آواز آئی تھی، دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر آواز آئی۔ اے عبدالقادر! تیرا علم تجھے بچا گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابلیس! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم و کریم کے فضل نے بچایا ہے۔ (الاخبار الاخیار ص 12)

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر B-3 حافظ الیکٹرک مارکیٹ شیخ بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

محبت رسول ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اُسوۂ حسنہ

(قسط اول)

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (استاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

ایمان کی اَصل:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اُس کی اَولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہوجاؤں“۔ 1

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے نورانی ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ مجھے اپنی جان کے سوا ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے) یہاں تک کہ میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) اللہ (ربّ العزت) کی قسم! اَب آپ ﷺ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اَب (تمہاری محبت کامل ہوئی) ہے۔ 2

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیّدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اللہ کی قسم! (قبولِ اِسلام سے قبل) مجھے روئے زمین پر آپ ﷺ کے اہلِ خانہ سے زیادہ کسی کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اَب روئے زمین پر کوئی گھر اَیسا نہیں جس میں رہنے والوں کی عزت مجھے آپ ﷺ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ محبوب ہو“۔ 3

سب پیچھے اور حضور ﷺ سب سے آگے:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہل مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہو گئے (کیونکہ)، اُنہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی اَفواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفی ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کردیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہوگئی، یہاں تک کہ اَنصار کی ایک عورت پٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گذری، (راوی کہتے ہیں:) مجھے یاد نہیں کہ اس نے سب سے پہلے کس کی لاش دیکھی۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری لاش کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جو کہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: آپ ﷺ تمہارے سامنے موجود ہیں یہاں تک کہ اُس عورت کو نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ تک پہنچا دیا گیا تو اُس عورت نے (شدتِ جذبات سے) آپ ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، جب آپ ﷺ سلامت ہیں تو مجھے اور کوئی دکھ نہیں (یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ پر میرا باپ، بھائی، خاوند

---

1 صحیح بخاری حدیث 15، صحیح مسلم حدیث 44۔ 2 صحیح بخاری حدیث 6257۔ 3 صحیح بخاری حدیث 3613، صحیح مسلم حدیث 1714۔

اور بیٹا سب کچھ قربان ہیں)‘‘۔ 4

حضرت سیّدنا عتمہ جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ اُنہوں نے بیان کیا: ایک دن نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو اَنصار میں سے ایک آدمی آپ ﷺ سے ملا اور عرض کیا‘ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کی اِس حالت نے مجھے پریشان کردیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے ایک لمحہ اس شخص کی طرف دیکھا پھر فرمایا: فاقہ‘ تو وہ شخص دوڑتا ہوا یا تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ اپنے گھر میں آیا اور وہاں کھانا تلاش کیا لیکن کوئی چیز نہ پائی‘ پھر وہ بنی قریظہ (قبیلہ یہود) کی طرف آیا اور فی ڈول پانی نکالنے کے بدلے ایک کھجور پر مزدوری کرلی‘ یہاں تک کہ گود بھر یا مٹھی بھر کھجوریں جمع کرلیں‘ پھر کھجوریں لے کر آپ ﷺ کی خدمت اَقدس میں لوٹا‘ تو نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو اسی جگہ موجود پایا۔ سو اُس نے وہ کھجوریں آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیں اور عرض کیا‘ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) تناول فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یہ کھجوریں کہاں سے آئی ہیں؟ اُس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سارا واقعہ عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اُس نے عرض کیا‘ جی ہاں! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) اور قسم ہے اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا! بلاشبہ آپ ﷺ مجھے میری جان‘ میری اَولاد‘ میرے اہل وعیال اور میرے مال سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر اَیسا ہے) تو فاقہ کشی کا اِنتظار کر اور مصائب (کا سامنا کرنے) کے لئے کمربستہ ہو جا۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا! یہ (فقر و مصائب) دونوں میرے ساتھ محبت کرنے والے (کی آزمائش کے لئے اُس) کی طرف پہاڑ کی چوٹی سے پستی کی طرف گرنے والے سیلاب سے بھی زیادہ تیزی سے آتے ہیں۔ 5

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: (وقتِ ہجرت) جب غار (میں پناہ لینے) کی رات تھی تو خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا‘ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے اِجازت عنایت فرمایئے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کردیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو اُنہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے اُندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو اُنہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتادیا۔ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرمالیا ہے۔ 6

حضرت سیّدنا عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ قریش کے چند اَفراد جن میں ابوسفیان بھی تھا حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے قتل (شہادت) کے وقت آئے اور ان میں سے کسی نے کہا: اے زید! تجھے اللہ کی قسم! (سچ سچ بتا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ

4 المعجم الاوسط حدیث 7499‘ حلیۃ الاولیاء حدیث 332‘ الشفاء حدیث 1215‘ ابن جریر طبری جلد 2 ص 74‘ مجمع الزوائد جلد 6 ص 115۔ 5 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 155‘ مجمع الزوائد جلد 10 ص 313 عسقلانی فی الاصابہ حدیث 6084۔ 6 حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 33‘ ریاض النضرۃ جلد 1 ص 451۔

اِس وقت تمہاری جگہ محمد (ﷺ) ہمارے پاس ہوتے کہ ہم (نعوذ باللہ) انہیں قتل (شہید) کرتے اور تم اس وقت اپنے اہل و عیال کے پاس ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں' اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ میرے آقا و مولا محمد مصطفی ﷺ کو اِس وقت جہاں بھی رونق اَفروز ہوں' کانٹا بھی چبھے کہ جس سے انہیں تکلیف پہنچے اور میں آرام سے اپنے اہل وعیال کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک اَیسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو اپنے سردار سے اِس طرح ٹوٹ کر محبت کرتی ہو جیسی محمد ﷺ کے اَصحاب ان سے کرتے ہیں''۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں' کہا: میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی محمد (ﷺ) کے صحابہ محمد (ﷺ) سے کرتے ہیں۔ 7

حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی' حضرت سیّدنا جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے ساتھ میرے بھائی حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کو (گھر) بھیج دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تمہارا بھائی) یہ (موجود) ہے۔ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے روکوں گا نہیں' حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ نے (فوراً) عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ (کی غلامی) پر کسی (آزادی) کو ترجیح نہیں دوں گا۔ (پھر اسلام میں حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کا مقام دیکھ کر) حضرت سیّدنا جبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی رائے سے زیادہ اپنے بھائی کے اِس فیصلہ کو بہتر پایا۔ 8

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صحابی نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ مجھے میری جان' اہل وعیال اور اَولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو بھی آپ ﷺ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اُس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ ﷺ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ ﷺ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ تو جنت میں اَنبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ اَفروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو اپنے درجے میں ہوں گا لہٰذا مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میں آپ ﷺ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے اس صحابی کی اس بات پر سکوت فرمایا' یہاں تک کہ حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ لے کر اُترے: ''اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی''۔ 9

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) میرے پاس تو کوئی شے نہیں۔ ماسوا اِس کے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

---

7 طبقات الکبریٰ جلد 2 ص 56' ابن ہشام سیرۃ النبوی جلد 4 ص 125' ابن جریر طبری فی تاریخ الامم والملوک جلد 2 ص 79' ابن کثیر جلد 4 ص 65' اسد الغابہ جلد 2 ص 358-155۔
8 جامع ترمذی حدیث 3815' بخاری فی التاریخ الکبریٰ حدیث 2251' مستدرک حدیث 4948' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 2192' شعب الایمان جلد 2 ص 132۔ 9 المعجم الاوسط حدیث 477' مجمع الزوائد جلد 7 ص 7' در منثور جلد 2 ص 182۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو) کبھی کسی خبر سے اِتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی آپ ﷺ کے اِس فرمانِ اَقدس سے ہوئی کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرتا ہوں لہٰذا اُمید کرتا ہوں کہ اِن کی محبت کے باعث میں بھی اِن حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میرے اَعمال تو ان کے اَعمال جیسے نہیں''۔ 10

حضرت سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغور دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے اِستعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو پست کرلیتے ہیں اور اِنتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں' میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اُس کی اِس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ 11

ایک روایت میں ہے حضرت سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے (صلح حدیبیہ والی طویل روایت میں) مروی ہے کہ (مشرکین کا قاصد) عُروہ جب نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی بارگاہ سے واپسی کے لئے اُٹھا تو اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ ﷺ سے محبت وعقیدت کے واقعات دیکھے کہ آپ ﷺ وضو کرتے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں اور آپ ﷺ لعاب مبارک پھینکتے تو یہ اس کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ وہ زمین پر نہ گرنے پائے اور آپ ﷺ کا جو موئے مبارک بھی گرتا ہے اسے اُٹھالیتے ہیں۔ وہ قریش کی طرف واپس گیا اور کہا: اے قومِ قریش! میں کسریٰ کے ملک میں اس کے پاس اور قیصر اور نجاشی کے پاس ان کے ملکوں میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کا اَیسا مقام نہیں دیکھا جیسے محمد مصطفی ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہیں اور میں نے (جانثار عاشقوں کی) اَیسی قوم دیکھی ہے کہ وہ اُنہیں کسی بھی صورت تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ 12

حضرت سیّدنا ادرع سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کے فرائض اَدا کرنے آیا تو (کہیں سے) ایک شخص کی بلند آواز سے قرأت کی آواز آرہی تھی۔ اِتنے میں نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ آدمی ریاکار معلوم ہوتا ہے (ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' کیا یہ شخص ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبداللہ ذوالبجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد اس آدمی کا اِنتقال ہوگیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تبارک و

---

10 صحیح بخاری حدیث 3485' صحیح مسلم حدیث 2639۔ 11 صحیح بخاری حدیث 2581' مسند احمد جلد 4 ص 329' ابن حبان حدیث 4872۔ 12 مسند احمد حدیث 18930' شوکانی فی نیل الاوطار جلد 1 ص 69۔

تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیوں کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت (جو) رکھتا تھا"۔ 13

ایک روایت میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت سیّدنا عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی قبر میں اُترے ہوئے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے) فرمارہے ہیں: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں قبلہ رُخ سے تھامایہاں تک کہ انہیں ان کی لحد میں رکھ دیا، پھر نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر سے باہر تشریف لے آئے اور تدفین کا باقی کام خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو سونپ دیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی تدفین سے فارغ ہو گئے، تو قبلہ رخ ہو کر قیام فرما ہوئے اور اپنے دستِ مبارک بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے اُٹھا لئے اور عرض کیا، اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) میں (اپنے اِس غلام) سے راضی ہوں سو تو بھی اس سے راضی ہوجا۔ وہ رات کا وقت تھا۔ (حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پس اللہ کی قسم! اُس وقت میں نے (رشک کے باعث) شدید خواہش کی کہ کاش ان کی جگہ میں دفن ہوتا۔ جبکہ میں نے ان سے پندرہ سال پہلے اِسلام قبول کیا تھا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی ایک روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ آدھی رات کو میں اُٹھ کھڑا ہوا، اور میں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھا، میں نے لشکر کی جانب آگ کا ایک شعلہ دیکھا، میں اس شعلہ کو دیکھتے ہوئے (معلوم کرنے) اس جانب چلا گیا، پس دیکھا تو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما موجود ہیں۔ اور حضرت سیّدنا عبداللہ ذوالبجادین مزنی رضی اللہ عنہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور وہ ان کے لئے قبر تیار کروا چکے تھے، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی قبر میں اترے ہوئے تھے، اور خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ان کے جسدِ اَقدس کو قبر میں اُتار رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے: اپنے بھائی کو میرے قریب کرو، پس انہوں نے اسے قریب کیا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُنہیں لحد میں لٹا دیا تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: "اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) میں اس سے راضی ہو چکا ہوں، پس تو بھی اس سے راضی ہوجا"۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میں نے رشک کے باعث اس وقت شدید خواہش کی کہ) کاش میں اس قبر میں ان کی جگہ دفن ہوتا (جس میں خود نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُترے ہوئے تھے)۔ ایک روایت میں ہے کہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (بھی اس وقت رشک سے) فرمایا: میں نے چاہا کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل و

13 کتاب الجنائز حدیث 1559، مسند احمد حدیث 18992، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 122، **المعجم** الاوسط حدیث 9111، شعب الایمان **للبیھقی** حدیث 583۔

عیال اور مال و دولت کو قربان کر کے میری زیارت کر لے۔ 14

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سُن ہو گیا تو میں نے ان سے عرض کیا، اے ابو عبدالرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا، تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے پکاریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اَعصاب کھل گئے"۔ 15

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہو گئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس شخص نے کہا: (وہ محبوب ترین ہستی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو (نبی کریم رء وف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لیتے ہی) اُس کی ٹانگ ٹھیک ہو گئی۔

ایک روایت میں حضرت سیّدنا ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہو گئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: تمہیں لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہے، اُس کا نام لو تو اس نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم!) کا نعرہ لگایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ یوں اُٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہو کر چست ہو گیا ہو۔

---

14 صحیح مسلم حدیث 2832، مسند احمد حدیث 9388، الاستذکار جلد 1 ص 188۔ 15 الادب المفرد حدیث 964، مسند احمد حدیث 2539، ابن سعد فی طبقات الکبریٰ جلد 1 ص 154، ابن سنی فی عمل یوم القیامۃ حدیث 172-170-168۔

THE NAYYAR INSTITUTE

Admission Open

An Institute of Science and Commerce

Play Group to 8th | Pre 9th
9th | 10th
I.Cs | F.Sc
I.Com | B.Com

Result Oriented Institute

COMPUTER SHORT COURSES

IELTS | ENGLISH LANGUAGE COURSE

Address:
ILYAS CENTER UMAR DIN ROAD WASSEN PURA
LAHORE.0322-4744353/0335-4262742

تالیف
صوفی باصفا، قطب جلی، پیر طریقت، رہبر شریعت، نیر اوج
شرافت زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، عاشق رسول، فنافی الرسول
پروانۂ توحید و رسالت سرمایہ اسلام، منیر اسلام
حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یوسفی
(ایم۔اے)
انوار درود و سلام
محمدی قاعدہ
ولادت سید الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء
نماز (مترجم)
آدابِ دعا و اوقاتِ قبولیت
عظیم قرآنی دعائیں
ہیڈ آفس
جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0313-3333777
ملنے کا پتا
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق بلاک گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936
الداعیان
نگینہ جیولرز
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 0322-4743180 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہونگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور
ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد دمشقی ہسپتال، بند روڈ لاہور

نمازِ تہجد

(قسط 2)

از قلم: خادمِ دینِ اسلام مفتی خلیل احمد یوسفی (پی ایچ ڈی اسکالر)

تہائی رات میں کیا ہوتا ہے؟

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''ہر رات جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول (اجلال) فرماتا ہے، اور پوچھتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے، میں اُس کی دُعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اُسے عطا کروں اور کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں''۔ 1

آخری گھڑی کی بات:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس وقت کوئی مسلمان شخص دُنیا و آخرت کی جو بھی چیز اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مانگتا ہے تو وہ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے''۔ 2

عملِ محبوب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''داوٗد علیہ السلام کی نماز اور داوٗد علیہ السلام کا روزہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اِنتہائی محبوب ہے، آپ علیہ السلام نصف شب سوتے اور تہائی رات قیام کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی چھوڑتے) تھے''۔ 3

ارادہ مصطفیٰ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ رات کا ابتدائی حصہ سوتے اور آخری حصہ (تہجد پڑھتے ہوئے) جاگتے تھے، پھر اگر آپ ﷺ ارادہ فرماتے تو اَزواجِ مطہرات کو شرف بخشتے پھر سو جاتے، اگر آپ ﷺ اذانِ اول کے وقت ارادہ غسل فرمانا ہوتا تو آپ ﷺ جلدی سے غسل فرماتے اور اگر نہ اِرادہ ہوتا تو نماز کے لئے وضو کرتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ 4

صالحین کی رَوش:

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ تہجد پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے، تمہارے رب کا قرب حاصل کرنے، گناہوں کی معافی اور گناہوں سے باز رہنے کا ذریعہ ہے''۔ 5

تین بندوں سے اللہ خوش ہوتا ہے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتا ہے: وہ آدمی جو نمازِ تہجد پڑھتا ہے، وہ لوگ جو نماز کے لئے صف بندی کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو دُشمن کے خلاف لڑنے کے لئے صف بندی کرتے ہیں''۔ 6

اللہ جل جلالہ بندے کے کب قریب ہوتا ہے؟

حضرت سیّدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم

1 مسند احمد حدیث 7592، صحیح بخاری حدیث 1145، صحیح مسلم حدیث 758، سنن ابن ماجہ حدیث 1366۔ 2 صحیح مسلم حدیث 757، مسند ابویعلیٰ حدیث 2281۔ 3 مسند احمد حدیث 14355۔ 4 صحیح بخاری حدیث 1131، سنن ابن ماجہ حدیث 1365، صحیح مسلم حدیث 739۔ 5 سنن ترمذی حدیث 3549، صحیح ابن خزیمہ حدیث 1135، مسند الرویانی حدیث 745۔ 6 مسند احمد حدیث 11761، کنز العمال حدیث 43285۔

رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری حصے میں اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کے اِنتہائی قریب ہوتا ہے' اگر تم اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہو سکو تو ہو جاؤ''۔ 7

اللہ رحم فرمائے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات اُٹھ کر تہجد پڑھے' اپنی اہلیہ کو جگائے اور وہ نماز پڑھے' لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے' اپنے خاوند کو اُٹھائے اور وہ نماز پڑھے' لیکن اگر وہ اِنکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے''۔ 8

اَوقاتِ قبولیت:

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے' عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کون سی دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دُعا''۔ 9

جنت کے شان دار کمرے:

حضرت سیّدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کچھ اَیسے کمرے ہیں (جو اس قدر شفاف ہیں) کہ اُن کا ظاہر اُن کے باطن سے اور اُن کا باطن اُن کے ظاہر سے نظر آتا ہوگا' اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اَیسے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو نرم گفتگو کرتے ہیں' کھانا کھلاتے ہیں' کثرت سے (نفل) روزے رکھتے ہیں اور نماز تہجد پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔ 10

ناراضگی:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا' وہ تہجد پڑھا کرتا تھا لیکن اَب اس نے تہجد پڑھنا چھوڑ دی ہے''۔ 11

رات اور حضرت داؤد علیہ السلام:

حضرت سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''داؤد علیہ السلام کے لئے رات کی ایک گھڑی تھی جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو جگاتے ہوئے فرماتے تھے: آل داؤد! کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو' کیونکہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل جادوگر اور محصول وصول کرنے والے کی دُعا کے سوا ہر دُعا قبول فرماتا ہے''۔ 12

تہجد بہتر ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فرض نماز کے بعد رات کے آخری حصے میں پڑھی گئی نماز سب سے بہتر ہے''۔ 13

تہجد گناہ سے روک دیتی ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: فلاں شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی

---

7 سنن ترمذی حدیث 3579' سنن نسائی حدیث 572' صحیح ابن خزیمہ حدیث 1147۔ 8 مسند احمد حدیث 7410' سنن ابن ماجہ حدیث 1336' سنن ابی داؤد حدیث 1308۔
9 سنن ترمذی حدیث 3499' مصابیح السنۃ حدیث 689' کنز العمال حدیث 3402۔ 10 صحیح ابن حبان حدیث 741' مسند بزار حدیث 702' مستدرک حاکم حدیث 270۔
11 صحیح بخاری حدیث 1152' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 1306' مستخرج ابوعوانہ حدیث 2258۔ 12 مسند احمد حدیث 16281' مجمع الزوائد حدیث 4471۔ 13 مسند احمد حدیث 8507' سنن ابوداؤد حدیث 2429' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1695۔

ہے چوری کرتا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ عنقریب تمہاری بتائی ہوئی بات (نماز) اسے روک دے گی''۔ 14

ذاکرین وذاکرات:

حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی رات کے وقت اپنی اہلیہ کو جگاتا ہے تو وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا وہ دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو وہ دونوں ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیئے جاتے ہیں''۔ 15

اُمّت کے شرفاء:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''حاملین قرآن اور تہجد گزار لوگ میری امت کے شرفاء ہیں''۔ 16

تہجد کا حکم:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس قدر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا نماز تہجد پڑھتے رہتے حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کو نماز کے لئے اُٹھاتے تو انہیں کہتے: نماز (پڑھو یا نماز کا وقت ہوگیا ہے)۔ پھر آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرماتے: ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں' اور اس پر قائم رہیں' ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں' بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں' اور عاقبت تو پرہیز گاروں ہی کے لئے ہے''۔ 17

☆☆☆

14 مسند احمد حدیث 9778' مجمع الزوائد حدیث 3555۔ 15 سنن ابوداؤد حدیث 1309۔ 16 شعب الایمان حدیث 2703' مجمع الزوائد حدیث 11640۔ 17 مسند اسحاق بن راھویہ حدیث 1809۔

مختلف اَوقات مختلف ادعیہ ماثورہ

(قسط 1)

ازقلم: مفتی سیّد عبدالرؤف شاہ (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

میاں بیوی کی دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے خلوت صحیحہ قائم کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لے: بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا 1 ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کے ساتھ، اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) ہمیں اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا''۔ تو اگر اس وقت ان کے لئے بچہ مقدر کر دیا گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

کَرب وتکلیف کے وقت کی دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب وتکلیف کے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ 2 ''اللہ عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آسمانوں کے، زمین کے اور عرش کریم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں''۔

غلبہ شیطان کے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

حضرت سیّدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے جبکہ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک سخت غصے کی حالت میں دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اُس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں سن رہے؟ اُس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔ 3

مرغ اور گدھا دیکھتے وقت دُعا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سرکار کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا 4 ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے اُس کا فضل طلب کرو کیونکہ اُس نے فرشتہ دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اُس نے شیطان دیکھا ہے''۔

سواری پر سوار ہونے کی دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اُونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دُعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي

---

1 صحیح بخاری حدیث 3271، مسند حمیدی حدیث 526، صحیح مسلم حدیث 3533۔ 2 صحیح بخاری حدیث 6345، صحیح مسلم حدیث 6921، الادب المفرد حدیث 700۔ 3 صحیح بخاری حدیث 6115، صحیح مسلم حدیث 6646، الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 4256۔ 4 صحیح بخاری حدیث 3303، صحیح مسلم حدیث 6920، سنن ابوداؤد حدیث 5102۔

سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ اِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: اٰيِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ 5 "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا جبکہ ہم اس پر طاقت و قدرت نہیں رکھتے تھے۔ اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) ہم اِس سفر میں تجھ سے نیکی و تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے' اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) یہ سفر ہم پر آسان کر دے اور اس کی دُوری (لمبی مسافت کو ہمارے لئے) لپیٹ (کر قریب) دے' اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) اس سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں نائب ہے' اے اللہ (جَلَّ جَلالُک!) مَیں سفر کی شدت و مشقت' تکلیف دہ منظر اور اہل و مال میں بُری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو یہی دُعا پڑھتے اور اس کے ساتھ یہ اضافہ فرماتے: "واپس لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں"۔

متفرق دُعائیں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت و مشقت' بُری واپسی' نفع کے بعد نقصان' مظلوم کی بد دُعا اور اہل و مال میں بُرے منظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ 6

شر سے بچنے کی دُعا:

حضرت سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' مَیں نے سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ دُعا پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ 7 "مَیں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے' ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی پناہ چاہتا ہوں"۔ تو جب تک وہ اِس جگہ قیام پذیر رہتا ہے کوئی چیز اُسے نقصان نہیں پہنچاتی۔

موذی جانور سے بچنے کی دُعا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں آیا تو اُس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو! اگر تم نے شام کے وقت یوں کہا ہوتا: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ 8 "مَیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے' اس چیز کے شر سے' جو اُس نے پیدا فرمائی' پناہ چاہتا ہوں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا"۔

سفر میں وقت سحری کی دُعا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا وَرَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ

---

5 صحیح مسلم حدیث 1342' شرح السنۃ حدیث 1344۔ 6 صحیح مسلم حدیث 1343' سنن نسائی حدیث 5500' مستخرج ابوعوانہ حدیث 4199۔ 7 صحیح مسلم حدیث 2708' مسند احمد حدیث 27123' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1103۔ 8 صحیح مسلم حدیث 2709' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10348' مسند ابویعلیٰ حدیث 6688۔

مِنَ النَّارِ [9] ''سننے والے نے سن لیا کہ ہم نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی حمد بیان کی' اُس کی نعمتیں ہم پر اچھی ہیں' ہمارے رب! ہماری اعانت فرما' اور ہم پر مزید احسانات فرما' ہم جہنم سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ چاہتے ہیں''۔

غزوہ یا حج وعمرہ سے واپسی پر دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے' پھر فرماتے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [10] ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ یکتا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں' اُسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' واپس لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' سجدہ کرنے والے' اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں' اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی''۔

مشرکین کے خلاف دُعائے جلال:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے خلاف دُعا کی تو عرض کیا: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ [11] ''اے اللہ (جَلَّ جلالک!) کتاب اُتارنے والے' جلد حساب لینے والے' اے اللہ (جَلَّ جلالک!) لشکروں کو شکست دے' اے اللہ (جَلَّ جلالک!) انہیں خوب شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے''۔

نعمتوں کے بعد دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے کھانا اور کھجور' گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس سے تناول فرمایا' پھر کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ انہیں کھاتے اور گٹھلیاں اپنی دو اُنگلیوں کے درمیان پھینکتے جاتے' آپ انگشت شہادت اور درمیانی اُنگلی اکٹھی کرتے تھے' اور ایک دوسری روایت میں ہے' آپ ﷺ گٹھلیاں اپنی دونوں اُنگلیوں' انگشت شہادت اور درمیانی اُنگلی کی پشت پر پھینک رہے تھے' پھر پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُسے نوش فرمایا' پھر میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا: ہمارے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا فرمائیں' تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ [12] ''اے اللہ (جَلَّ جلالک!) تو نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اُس میں برکت فرما' اِن کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما''۔

☆☆

☆

9 صحیح مسلم حدیث 2718' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10293' مسند بزار حدیث 9077۔ 10 صحیح بخاری حدیث 1797' صحیح مسلم حدیث 1344' سنن ابوداؤد حدیث 2770۔
11 صحیح بخاری حدیث 2933' صحیح مسلم حدیث 1742' مصابیح السنۃ حدیث 1744۔ 12 سنن ترمذی حدیث 3894' صحیح مسلم حدیث 2042۔

فرامین میرے حضور کے

از قلم: مفتیہ اُمِّ مفاز (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات شاد باغ)

اللہ کس کو پسند کرتا ہے؟

حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ 1 ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) ایسے مالدار کو پسند فرماتا ہے جو پرہیزگار' گم نام ہو''۔

کون سا آدمی بہتر ہے؟

حضرت سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ ''جس کی عمر دراز ہو اور اُس کا عمل اچھا (یعنی قرآن وسنت کے مطابق) ہو''۔ اس شخص نے عرض کیا' سب سے بُرا شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ ''جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل بُرا ہو''۔ 2

مقامات کا فرق:

حضرت سیّدنا عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا' ان میں سے ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا گیا' پھر دوسرا اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد فوت ہو گیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی تو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا دُعا کی؟'' انہوں نے عرض کیا' ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ اِس کی مغفرت فرمائے' اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے ملائے۔ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی وہ نمازیں جو اس نے اس کی نمازوں کے بعد پڑھیں وہ کہاں گئیں؟ اور اس نے اس کے بعد جو عمل کیے وہ کہاں گئے؟'' یا فرمایا: ''اس نے اس کے بعد جو روزے رکھے تو وہ کہاں گئے؟'' ان دونوں کے مابین تو زمین و آسمان کے مابین فاصلے سے زیادہ فاصلہ ہے''۔ 3

تین خصلتیں:

حضرت سیّدنا ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین خصلتیں ہیں' میں ان پر قسم اُٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں' تم اسے یاد کر لو' وہ چیزیں جن پر میں قسم اُٹھاتا ہوں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا' جس بندے کی حق تلفی کی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے' اور بندہ جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے' رہی وہ بات جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اس کو خوب یاد رکھنا۔ پس فرمایا: ''دُنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: ایک وہ بندہ جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس (علم) کے بارے میں اپنے رب جَلّ وعلاء سے ڈرتا ہو' صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اس (علم) کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر عمل کرتا ہو' یہ سب سے اُفضل درجہ ہے۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم دیا ہو لیکن اسے رزق نہ دیا ہو اور وہ نیت کا اچھا ہے' وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں

1 مسند احمد حدیث 1441' صحیح مسلم حدیث 2965' مسند ابویعلیٰ حدیث 737۔ 2 سنن دارمی حدیث 2772' مسند بزار حدیث 3623' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 5449۔
3 مسند احمد حدیث 16074' سنن ابوداؤد حدیث 2524' سنن نسائی حدیث 1985۔

(مالدار) شخص کی طرح خرچ کرتا' ان دونوں کے لئے اَجر برابر ہے' اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال عطا کیا لیکن علم نہیں دیا تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے' اور وہ نہ تو اپنے رب جَلّ وعلاء سے ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اسے حق کے مطابق خرچ کرتا ہے' یہ شخص انتہائی بُرے درجے پر ہے' اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال دیا نہ علم' وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل (یعنی خرچ) کرتا' وہ صرف نیت ہی کرتا ہے جبکہ دونوں کا گناہ برابر ہے۔ 4

کسی بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اِرادہ:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو وہ اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے''۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ اسے کس طرح کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ ''موت سے پہلے اسے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے''۔ 5

عقل مند آدمی کون ہے؟

حضرت سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ ''دانا شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لئے عمل کئے' اور کم عقل شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش کے تابع کیا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر اُمید باندھ لی (کہ وہ غفور ورحیم) ہے''۔ 6

مال داری میں کوئی مضائقہ نہیں:

نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اُنہوں نے کہا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ اَچانک نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر پانی (یعنی غسل) کے اثرات تھے' ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش طبع دیکھ رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے''۔ راوی بیان کرتے ہیں' پھر لوگوں نے مال داری کے متعلق غور وخوض کرنا شروع کر دیا (کیا وہ جائز ہے یا ناجائز؟) نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لئے مال داری میں کوئی مضائقہ نہیں' تقویٰ والے شخص کے لئے صحت مال داری سے بہتر ہے' اور حقیقی خوشی نعمتوں میں سے ہے''۔ 7

مومن کی ڈھال:

حضرت سیّدنا سفیان ثوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ماضی میں مال ناپسندیدہ چیز تھی' جبکہ آج وہ مومن کی ڈھال ہے' اور فرمایا: اگر (ہمارے پاس) دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں بے وقعت سمجھتے' اور فرمایا: جس شخص کے ہاتھ میں مال ہو وہ اسے کارآمد بنائے (ضائع نہ کرے) کیونکہ یہ اَیسا دَور ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہوا تو وہ پہلا شخص ہو گا جو (حصولِ دُنیا کے لئے) اپنا دین بیچ ڈالے گا'

4 سنن ترمذی حدیث 2325' مسند احمد حدیث 18031' مصابیح السنۃ حدیث 4085۔ 5 مسند ابی یعلی حدیث 3821' مصابیح السنۃ حدیث 4086۔ 6 سنن ابن ماجہ حدیث 4260' مسند احمد حدیث 17123' سنن ترمذی حدیث 2459۔ 7 مسند احمد حدیث 23158' شعب الایمان حدیث 1245۔ 8 شرح السنۃ للبغوی حدیث 4098' حلیۃ الاولیاء 381/6۔

اور فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ 8

ساٹھ سال والے کہاں ہیں؟

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ؟ ''روز قیامت منادی کرنے والا منادی کرے گا: ساٹھ سالے کہاں ہیں؟'' اور یہ (ساٹھ سال) وہ عمر ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ''کیا ہم نے تمہیں عمر عطا نہیں کی تھی' جس نے نصیحت پکڑنی تھی وہ نصیحت پکڑتا' اور تمہارے پاس آگاہ کرنے والے بھی آئے''۔ 9

عذرہ کے تین آدمی:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنو عذرہ کے تین آدمی نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اِسلام قبول کر لیا' نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو ان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اُٹھالے؟'' حضرت سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کہ پاس تھے کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ ہوگیا اور وہ شہید ہوگیا' پھر آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہوگیا' پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہوگیا' راوی بیان کرتے ہیں' حضرت سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا' جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا' چنانچہ اس سے مجھے اشکال پیدا ہوا تو میں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اس مومن سے افضل کوئی شخص نہیں جسے اسلام میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہنے کے لئے طویل عمر دی جائے۔ 10

زندگی کی قدر:

حضرت سیّدنا محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے' ان سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: اگر بندہ اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو وہ روز قیامت اس کو بھی حقیر سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ کاش اسے دُنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تا کہ وہ اَجر وثواب میں اضافہ کر سکے''۔ 11

ہفتہ وار تعلیمی تربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل کریم اور خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجرپورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کے لئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اسلام اور عشاقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرکت کی دعوت ہے۔

[illegible]

صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت فیروح شرافت، [illegible]

منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

الداعی الی الخیر

انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

042-36880027-28,042-37330363 0317-8692493

9 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 11415' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6521۔ 10 مسند احمد حدیث 1401' مجمع الزوائد حدیث 17554۔ 11 مسند احمد حدیث 17650۔

خاتم النبیین رسول اللہ ﷺ کی شانِ مطاعِ مطلق اور ختم نبوت

از قلم: خادم دین اسلام مفتی خلیل احمد یوسفی (پی ایچ ڈی اسکالر)

نیز حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت سے انحراف اِنسان کو مشکل میں ڈال سکتا ہے' جیسا کہ قرآنِ کریم میں اِرشاد ہے:

24۔ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ (الحجرات: 7) ''اگر وہ (لوگ) بہت سے کاموں میں تمہارا کہنا مان لیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے''۔

25۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران: 31) ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) فرما دیں کہ لوگو! اگر تم اللہ (جل جلالہ) کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے''۔

اِس آیتِ کریمہ میں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِتباع کو محبت اِلٰہی کا زینہ قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت وپیروی سے اپنی محبت کو مشروط کر دیا۔ مذکورہ بالا اِرشاد خداوندی کا روئے خطاب حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی معرفت عہد نبوی ﷺ کے مسلمانوں ہی سے نہیں ہماری طرف بھی ہے اور ہمارے بعد آئندہ آنے والی نسلوں کی طرف بھی۔ گویا فرمانِ خداوندی کے مطابق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے کہلوایا جا رہا ہے کہ لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت اور دوستی کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری غلامی اِختیار کر لو۔ وہ حکم جو کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے تھا اِس کا اطلاق آج ہم پر بھی ہوتا ہے' جب تک حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی غلامی واتباع کرنے والے رہیں گے تب تک حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور آپ ﷺ کی اتباع واطاعت کا حکم باقی رہے گا۔

26۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا٥ (النساء: 65) ''پس (اے حبیب!) آپ (ﷺ) کے رب کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اِختلاف میں آپ (ﷺ) کو حاکم بنا لیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ (ﷺ) صادر فرما دیں اپنے دِلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں''۔

جس طرح قرآن مجید فرقان حمید میں مذکور ہر حکم اِلٰہی قیامت تک اہل اِیمان کے لئے واجب الاطاعت ہے اِسی طرح حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا حکم بھی قیامت تک اُن کے لئے حجت ہے۔ جب قرآن مجید فرقان حمید فقط حکم رسالت مآب ﷺ کو قیامت تک حجت اور مفروض الاطاعت قرار دے رہا ہے تو پھر کسی اور کا حکم آپ ﷺ کے بعد کس طرح حجت آ سکتا ہے؟ اگر اِس طرح کے اِمکان کو بالفرض تسلیم کر لیا جائے تو پھر حکم محمدی ﷺ کی قطعیت باقی نہیں رہتی اور یہ نص قرآنی کے خلاف ہے' نیز اِس طرح کی دُوئی سے محبت میں یکتائی نہیں رہتی اور وہ تقسیم ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کا منشا اِس اَمر کا متقاضی ہے کہ ساری وفاداریاں اور محبتیں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے محبت اور وفا پر قربان کر دی جائیں کیونکہ اِس باب میں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ تو والدین سے محبت کو بھی اپنی محبت سے بڑھنے کی اِجازت نہیں دیتے حتی کہ اَولاد اور خود اپنی ذات سے محبت بھی حضور سیّدنا رسول ﷺ کی محبت میں شریک نہیں ہو سکتی۔ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِس باب میں اِرشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول 14:1، رقم: 15) ''تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والدین اُس کی

اَولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے پہلے جب نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہوا تھا تو ایک نبی کے بعد دوسرا نبی مرجعِ محبت بن جاتا۔ اِس طرح یکے بعد دیگرے ایک نبی کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا، لیکن جب نبوت کا سلسلہ اپنے ارتقا کو پہنچ کر ختم ہو گیا تو ساری محبتیں، ساری وفاداریاں اور ساری اطاعتیں سمٹ کر ذاتِ مصطفی ﷺ میں جمع ہو گئیں۔

27۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد:2) ''اور جو لوگ اِیمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اِس (کتاب) پر اِیمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی اُن کے رب (کریم) کی جانب سے حق ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُن کے گناہ اُن (کے نامۂ اَعمال) سے مٹا دیئے اور اُن کا حال سنوار دیا''۔

اِس آیتِ کریمہ میں صرف اُن لوگوں کے گناہ مٹائے جانے کا وعدہ خداوندی ہے جو اِس کتاب پر اِیمان لائے جو تاجدارِ انبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی۔ اگر خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی کسی کو نبی بنا کر بھیجنا ہوتا اور اِس پر کوئی کتاب وغیرہ نازل کرنا ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم اِس پر اِیمان لانے والے کے لئے بھی گناہ مٹانے کا وعدہ فرماتا چونکہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد خالی از امکان تھی اِس لئے یہاں اِس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اِس آیت کریمہ میں اِیمان کو بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے، لہٰذا قیامت تک اہلِ اِیمان صرف وہی ہوں گے جو اِس کتاب پر اِیمان لائیں گے جو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ کتاب یعنی قرآن حکیم پر اِیمان لائیں گے۔ اِس کتاب حکیم کے بعد کسی شخص پر نزولِ کتاب کا دعویٰ باطل ہوگا اور اِس پر اِیمان لانے والا کافر ہوگا۔

برکاتِ نعلینِ مصطفیٰ ﷺ

ازقلم: ڈاکٹر مفتیہ فاطمہ خوشنود (پرنسپل جامعہ یوسفیہ دارِ جمیلہ)

نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی ذات پاک سراپا برکت ہے۔ اس لئے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے منسوب اشیاء بھی بابرکت ہیں۔ منسوباتِ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ ہمیشہ سے اُمتِ مسلمہ کی عقیدتوں اور محبتوں کا محور رہے ہیں۔ عشاق ان مقدس منسوبات کی زیارت کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور ان سے محبت اور عقیدت رکھ کے اپنے ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔ جزوی سیرت کے عنوان کے تحت منسوباتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ہر دَور میں علماء کرام نے اپنے اپنے قلم سے اَیسے اَیسے جواہر پارے اُمت کو عطا کئے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ دُنیا میں کسی شخص کو ماسوا ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اس کی سیرت کی جزئیات اور منسوبات کا بھی اِس قدر گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کیا گیا۔ انہیں منسوبات میں سے ''نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلینِ مبارک'' ہیں۔ اُمت مسلمہ ہمیشہ سے نعلین رسول اللہ ﷺ کا اَدب کرتی، ان سے برکت حاصل کرتی اور ان کو اپنے سر کا تاج سمجھتی آئی ہے۔ برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

حافظ زین الدین العراقی نے سیرت النبی ﷺ ایک ہزار اَشعار میں لکھی ہے، ان میں سے بعض اَشعار آپ سرکار ﷺ کے نعلین مبارکہ کے بارے ہیں، ہر شعر عشق ومحبت کا آئینہ دار ہے۔ لکھتے ہیں:

و نعله الکریمة المصونة
طوبی لمن مس بها جبینه

''حضور ﷺ کے نعلین بہت برکت والے ہیں، خوش نصیب ہے وہ جس نے اپنی پیشانی کو اُن سے مس کیا''۔

نعل کا معنیٰ:

کتاب العین میں ہے:

نعل سے مراد ہر وہ چیز جو زمین سے حفاظت کی غرض سے ہو۔ جب کوئی نعل پہنے تو بولا جاتا ہے: نَعِلَ يَنْعَلُ نعلًا وَانْتَعَلَ تنعیل سے مراد غیر عربی گھوڑے، خچر یا دیگر چوپائے، جس کے کھر بڑے بڑے ہوں، کو پتھروں سے بچانے کے لئے لوہے کے پترے ڈالنا ہے۔ اِسی طرح اُونٹ کو چمڑے کے موزے پہنائے جاتے تھے تاکہ وہ ننگے پاؤں نہ ہو۔ جنگلی گدھے کو ناعل کہا جاتا ہے، اس کی وجہ اس کی مضبوطی ہے۔ رَجُلٌ نَاعِلٌ سے مراد وہ آدمی، جس نے موزے یا نعلین پہنے ہوئے ہوں۔ 1 اور کبھی کبھار جوتے کو سبتیہ بھی کہا جاتا ہے اور اَیسا اُس وقت کہا جاتا ہے جب جوتا ''رنگے ہوئے چمڑے'' سے بنا ہوا ہو۔ 2

نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ خود بھی نعلین اِستعمال فرماتے تھے اور اُمت کو بھی اس کا حکم دیا۔ اگرچہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کبھی کبھار عاجزی کی غرض سے ننگے پاؤں بھی چلا کرتے تھے لیکن اکثر وعموماً نعلین شریف سمیت ہی رہا کرتے تھے، چنانچہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا صدیق اکبر اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ: ''نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ عموماً نعلین شریف پہنے رہتے تھے، ننگے پاؤں چلنا عادت مبارکہ میں نہیں تھا''۔ 3

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اَلْزِمْ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ ''اپنے قدموں میں جوتے ضرور پہنا کرو''۔ 4

جامع صغیر کی روایت میں ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم

1 کتاب العین، دارومکتبۃ الہلال جلد 2 ص 143۔ 2 فتح المتعال ص 36۔ 3 تاریخ الخمیس جلد 2 ص 12 دارالکتب العلمیہ۔ 4 سنن ابن ماجہ حدیث 1432۔

ﷺ نے فرمایا: اُمِرْتُ بِالنَّعْلَیْنِ وَ الْخَاتَمِ 5 ''مجھے نعلین اور انگوٹھی کی مواظبت کا حکم دیا گیا ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے عمرو بن جدعان کو فرمایا: اِذَا اشْتَرَیْتَ نَعْلًا فَاسْتَجِدْهَا وَاِذَا اشْتَرَیْتَ ثَوْبًا فَاسْتَجِدْهُ 6 ''جب تم نعلین خریدو تو اعلیٰ لو اور جب کپڑے خریدو تو اعلیٰ خریدو''۔

رسول اللہ ﷺ کا اسم پاک:

سیرت نگاروں نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کا ایک اسم پاک ''صاحب النعلین'' بھی لکھا ہے۔

قاضی عیاض مالکی نے اپنی تصنیف الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں عنوان باندھا ہے: فِی اَوْصَافٍ کَثِیْرَةٍ وَسِمَاتٍ جَلِیْلَةٍ وَجَرَی مِنْهَا فِی کُتُبِ اللہِ الْمُتَقَدَّمَةِ وَ کُتُبِ اَنْبِیَائِهٖ وَاَحَادِیْثَ رَسُوْلِهٖ یعنی ان کثیر صفات واسمائے جلیلہ کا بیان جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی پہلی کتابوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی کتب اور نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی احادیث میں مذکور ہوئے۔ پھر اس باب کے تحت بہت سے اسمائے مقدسہ میں یہ بھی درج کیا: صاحب الهراوة والنعلین ''عصا اور نعلین والے'' 7

سبل الہدیٰ والرشاد میں اس نام کے تحت لکھا ہے: ورد فی الانجیل 8 ''انجیل میں مذکور ہے''۔

کیا رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر ایک ہی طرز (Design) کے نعلین پہنے؟

روایات کا بہ نظر غائر جائزہ لینے سے محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین کی اصل طرز وہیئت ایک ہی رہی' البتہ معمولی فروق ضرور رہے ہیں۔ مثلاً اگر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو قبالوں (یعنی دو لگاموں والے' جن کو اُنگلیوں میں پہن لیا جاتا تھا) والے تھے تو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اضافہ کرتے ہیں کہ یہ دو لگامیں بھی دوہری بنی ہوئی تھیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آگے سے چوڑے تھے تو دوسرے کے بیان سے لگتا ہے کہ اگلی طرف سے زبان کی نوک کی طرح تھے۔ اَب یہ طرز بیان کا اختلاف بھی ہوسکتا ہے۔ محبوب کے سراپے کے بیان میں اہل محبت کے انداز مختلف ہو جانا کوئی بعید بات نہیں' لیکن زیادہ و غالب امکان نعلین میں معمولی فروق کا ہے۔ نعلین کی منقول اَشکال ونقوش میں اختلاف سے یہی راجح محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے نعلین میں فرق رہا ہے۔ 9

دوسرے ممالک کے شاہان جن میں نجاشی شاہ حبشہ' اسکندریہ کا بادشاہ مقوقس' ہرقل شاہ روم شامل ہیں' نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمت میں مختلف تحائف پیش کئے' ان میں نعلین بھی شامل تھے' آپ ﷺ نے ان کو قبول فرمایا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ایک سے زیادہ نعلین استعمال فرمائے ہیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے کبھی صبح کا کھانا رات کے لئے نہیں بچا کے رکھا اور کبھی رات کا کھانا صبح کے لئے نہیں چھوڑا اور نہ کبھی دو قمیصیں لیں' نہ دو چادریں' نہ دو تہہ بند اور نہ ہی دو نعال۔ 10

لیکن اس سے مراد بیک وقت دو جوڑے نعلین نہ رکھنا ہے۔

نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے پاس یقیناً ایک وقت میں ایک ہی جوڑا نعلین کا ہوتا تھا لیکن زندگی بھر ایک ہی نعلین نہیں رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور احترام نعلین مبارک:

احترام نعلین پاک جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متوارث چلا آتا ہے ہر دور میں عاشقانِ رسول ﷺ کے ہاں یکساں رہا ہے بلکہ عام وخاص امراء وفقراء بھی نعلین مبارکہ کو محترم سمجھتے رہے ہیں۔

5 الجامع الصغیر حدیث 1635۔ 6 المعجم الاوسط حدیث 785۔ 7 الشفاء جلد 1 ص 234۔ 8 سبل الہدیٰ والرشاد جلد 1 ص 480۔ 9 نعلین مصطفیٰ ﷺ' ڈاکٹر عثمان احمد ص 67-68۔ 10 صفۃ الصفوۃ جلد 1 ص 78۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اور بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں انہوں نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین مبارک اُٹھائے رکھنے کی ڈیوٹی اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ صحیح بخاری میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ان کی پہچان ہی صاحب النعلین والوسادۃ والمطھرہ لکھی ہے۔ 11

التراتیب الاداریہ میں قاسم بن عبدالرحمن کی مراسیل سے حارث بن ابی عمر کی روایت میں مذکور ہے کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو نعلین مبارک پہنایا کرتے اور جب آپ سرکار ﷺ نعلین مبارک اُتارتے تو یہ انہیں اپنے ہاتھوں میں پہن لیتے' اور جب آپ ﷺ کہیں تشریف لے جاتے تو یہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے ساتھ آگے آگے چلتے تھے۔ 12

اِمام زرقانی مواہب اللدنیہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین مبارک کو اپنے بازوؤں میں پہن لینے کا راز یہ تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو آپ سرکار ﷺ کی خدمت کے لئے خالی رکھتے تھے تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وہ اپنے ہاتھوں سے آپ سرکار ﷺ کی خدمت بجالائیں۔ 13

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی دس سال خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ بھی نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعل بردار تھے۔ 14

حضرت سیّدنا عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ نے عیسیٰ بن طھمان سے بیان کیا کہ ہمارے پاس حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ دو تسموں والے نعلین پہنے ہوئے آئے۔ ثابت البنانی نے کہا: یہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ 15

حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعل مبارک رکھتے اور سنبھالتے تھے اور اَسفار میں سواری کو چلاتے اور ہانکتے تھے۔ 16

حضرت سیّدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ان کے والد سمعان بن خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے انہیں طلب فرمایا اور انہیں اپنے نعلین عطا کئے' پس انہوں نے نعلین کو بوسہ دیا۔ 17

حضرت سیّدہ فاطمہ بنت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین اَقدس تھے۔ 18

حضرت سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ جب ملک شام منتقل ہوئے تو اس وقت نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعلین اقدس کا ایک جوڑا بھی آپ کے پاس موجود تھا۔ 19

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح المتعال'' میں اپنی سند سے لکھا ہے کہ: نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے نعل اَقدس کا ایک جوڑا اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی موجود تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے پاس بحفاظت رہا' جسے آپ رضی اللہ عنہا نے خود اپنی ہمشیرہ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو دیدیا تھا۔

حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شہید ہوئے ان کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے ہوا' چنانچہ ان کی وجہ سے وہ نعلین اَقدس ان کے پوتے اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کے پاس موجود اسی نعلینِ اقدس کو دیکھ کر اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے نے بھی ہو بہو اسی نعل اَقدس کی مثل بنائی اور پھر ان سے

11 صحیح بخاری حدیث 948۔ 12 التراتیب الاداریہ جلد 1 ص 99۔ 13 شرح زرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد 4 ص 509۔ 14 متاع الاسماع جلد 6 ص 357۔ 15 شعب الایمان حدیث 5858۔ 16 بہجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل جلد 2 ص 155۔ 17 الاستیعاب جلد 4 ص 1534۔ 18 طبقات ابن سعد جلد 1 ص 371۔ 19 تاریخ ابن عساکر جلد 13 ص 7۔

مثل سے مثل بنانے کا ایک لمبا سلسلہ چلتا ہوا، علامہ ابوالیمن ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ 20

نعلین اَقدس کا ایک جوڑا اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تھا پھر اس نعلینِ اقدس کا ایک نعل مبارک کئی صدیاں بعد شیخ احمد بن ابی الحدید رحمۃ اللہ علیہ کے والد کے پاس پہنچا، جو بعدازاں ان کے صاحبزادے شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر دارالحدیث اشرفیہ دمشق میں رکھا گیا اور اس کا دوسرا اجزء جامعہ دماغیہ معروفہ شافعیہ میں رکھا گیا۔ 21

نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نعلین مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بطور تحفہ بھی عطا فرمایا کرتے تھے۔

نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نعلین مبارک کا ایک نیا جوڑا تحفہ میں آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے صرف ایک مرتبہ زیب پا فرمایا اور پھر اُتار کر یہ نیا جوڑا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادیا، جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا، بعدازاں یہ جوڑا آپ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادیا چنانچہ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ نعل مبارک دکھایا تو میں نے دیکھا کہ: وہ چوڑا ایڑھی والا تھا اس کے دو قبالے بھی تھے۔ 22

نقشِ نعلین اقدس کی برکات اور ائمہ دین:

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذِ گرامی اور عظیم عالم دین علامہ شیخ قاضی حمید الدین محمد ناگوری بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بحرِ عشق جس کا ترجمہ مولانا احمد عبدالصمد فاروقی قادری صاحب نے کیا ہے اس میں قاضی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: "اے اللہ (جلّ جلالہٗ!) میری آنکھ کی بینائی کا سرمہ تیرے حبیب حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین کی خاک کے سوا اور نہ ہو، اس سرمہ کی برکت وحرمت سے میری آنکھوں کو ایسی روشنی عطا فرما کہ میں تیرے سوا کچھ نہ دیکھوں۔ 23

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجموعی طور پر اس مبارک نقش کے منافع بہت مشہور ہیں اور اس کی برکات چمکتے ہوئے سورج سے بھی زیادہ روشن ہیں اس سلسلہ میں بے شمار جلیل القدر علماء کرام سے حکایات مروی ہیں، اور اس کے ذریعے شفاء حاصل کرنا بہت سارے متقدمین ومتاخرین ائمہ کرام کا طریقہ رہا ہے جن کو لوگ اپنا پیشوا مانتے ہیں، اس سلسلہ میں قصائد وقطعات کا ایک وافر حصہ گزر چکا ہے، پس اس مبارک نقش کی زیارت کرنے والے پر لازم ہے کہ بے اختیار ہو کر بھاگتا ہوا آئے اور اس کو خوب بوسے دے۔ 24

برکات حاصل کرنے کی شرط:

اِس نقش مبارک سے حصول برکات کے لئے نیک نیتی اور صحیح العقیدہ ہونا نیز دل کو اِس معاملہ میں شک وشبہ سے پاک رکھنا بہت ضروری ہے، اگرچہ یہ ان اُمور میں سے نہیں ہے جن پر اَحادیث میں تصریح آئی ہو، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے ہمیں غیروں کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھے۔ 25

ہمارے شیخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نقش نعل اَقدس کی بے حد تعظیم فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے گھر میں نقش نعل اَقدس کا ایک فریم موجود ہے، آپ جب بھی ہمارے گھر رونق اَفروز ہوتے تھے تو، اِس نقش نعل مبارک کو دیکھتے ہی ضرور بوسہ دیتے تھے۔

قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مجھے جناب ابوجعفر احمد بن عبدالمجید نے بتایا جو کہ استاذ، عالم باعمل، نیک اور متقی تھے، فرمایا کہ: میں نے ایک طالب علم کو یہ نقش اَقدس بنا کر دیا تو وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بولا: میں گزشتہ رات اِس نقش اَقدس کی عجیب برکت دیکھی ہے، میں نے پوچھا: تو نے اِس نقش مبارک کی کون سی عجیب برکت دیکھی؟ بولا: میری بیوی کو اتفاقاً سخت درد نے آگھیرا

20 فتح المتعال ص 93۔ 21 فتح المتعال للتلمسانی ص 283-278۔ 22 منتہی السؤل علی وسائل الاصول جلد 1 ص 575۔ 23 بحرعشق (مترجم) ص 63 ادارہ علم تصوف لاہور۔ 24 فتح المتعال للتلمسانی ص 254۔ 25 فتح المتعال ص 252۔

یہاں تک کہ وہ مرنے کے قریب ہوگئی تو میں نے یہ نقش نعل اَقدس اس کے درد والی جگہ پر رکھا اور یوں کہا: اللھم ارنا برکۃ صاحب ھذا النعل "اے اللہ (جلَّ جلالہ!) ہمیں اس نقش کے نعل والے صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت دکھلا" تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی وقت شفا عطا فرمادی۔ 26

علامہ تلمسانی فرماتے ہیں کہ: شیخ عبدالخالق نے ہی مجھے یہ بھی بتایا کہ: ان کی بیٹی کی آنکھوں کو ایک ایسا مرض لاحق ہوا جس کے علاج سے طبیب لوگ بھی عاجز آگئے تو اس نے ان (اپنے والد) سے کہا: میں نے آپ کو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کے نقش کے بہت سے فائدے بیان کرتے سنا ہے' تو اس نقش کو میرے پاس بھی لائیے جب وہ لے آئے چنانچہ اس بچی نے اس نقش کو اپنی آنکھوں پر رکھا جس کے بعد وہ شفایاب ہوگئی۔ 27

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مجھے ایک ثقہ شخص نے خبر دی کہ اس کو ایک ایسا مرض لاحق ہوا جس سے وہ ہلاکت کے قریب ہوگیا' اس نے کہا کہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے دل میں اسی وقت یہ خیال ڈال دیا کہ میں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین اقدس کے مبارک مقدس نقش کا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کروں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو شفاء ہوگئی۔ 28

چند مزید فوائد:

جو شخص نقش نعل اقدس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے اس کو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ضرور ہوگی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اپنے خواب میں دیکھے گا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھ لیا۔

جو شخص نقش نعل اَقدس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے گا' اسے روضہ اَطہر کی زیارت نصیب ہوگی۔

نقش نعل اَقدس کو پاس رکھنے کی برکت سے نیک نامی اور بلند مرتبہ حاصل ہوگا۔

نقش نعل اقدس نظر بد سے حفاظت کی ضمانت ہے۔ اور جادو ٹونے سے بھی حفاظت ہوتی ہے۔

اسے برکت کی نیت سے اپنے پاس رکھنے والا دشمنوں اور باغیوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

نقش نعلِ اَقدس کو برکت کی نیت سے اپنے پاس رکھنے سے شیطان کے فریب سے حفاظت ہوتی ہے۔

یہ نقش مبارک جس گھر میں ہو وہ جلنے سے محفوظ رہے گا۔

یہ نقش مبارک جس سامان میں ہوگا' وہ جلنے سے محفوظ رہے گا۔

اس نقش مبارک کے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر جو حاجت مانگی جائے وہ پوری ہوگی۔

جو اس نقش مبارک کا واسطہ دے کر اپنی تنگدستی کی دوری کی دُعا مانگے' اس کی تنگدستی دور ہوگی۔ 29

تعظیم نعلین اَقدس:

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وما ھذا بمنکر ولا مستغرب فی التبرك بآثارہ ﷺ اور وہ بدنصیب ہی ہوگا جو نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک آثار سے برکت لینے کا منکر ہو کر ان نادر و مبارک اَشیاء سے فائدہ حاصل نہ کرے۔

علامہ ابوالاحمد محمد علی رضا القادری صاحب نے اپنی کتاب "نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" میں تعظیم نعلین کے حوالے سے اَقوال ائمہ دین نقل کئے ہیں: علامہ فتح اللہ بیلونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنے دل سے اس مبارک نقش کی عزت وعظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے لگا۔

علامہ ابو بکر احمد بن ابی محمد عبداللہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نقش اَقدس کو اپنے سر کی جگہ پر لگا کیوں کہ یہ حقیقت میں تاج ہے' اگرچہ صورت میں نعل ہے۔

علامہ تلمسانی فرماتے ہیں: تو نقش اَقدس کو سروں پر تاج بنا کر رکھ۔

علامہ شرف الدین عیسیٰ بن سلیمان طنوبی مصری رحمۃ اللہ علیہ

---

26 فتح المتعال ص 251۔ 27 فتح المتعال للتلمسانی ص 253۔ 28 فتح المتعال التلمسانی ص 254۔ 29 فتح المتعال للتلمسانی ص 252-251۔

فرماتے ہیں: ''اور اپنی پیشانی کو برکت کے لئے نقش اَقدس پر رکھ دے' اس سے تجھے فخر اور بلند درجات حاصل ہوں گے''۔

علامہ فتح اللہ بیلونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنا سینہ انتہائی محبت سے اس نقش کے ساتھ لگائے رکھ۔

علامہ تلمسانی ایک بزرگ کا قول نقل فرماتے ہیں: اے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش نعلِ اقدس کو دیکھنے والو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود وسلام بھیجو پھر اس کی زیارت کے لئے ادبا کھڑے ہو جاؤ' پھر اسے چومو اور اس کی خوب تعظیم کرو۔

نقش نعل اقدس کی تعظیم کیوں؟

حضور حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اسی متعلق ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ

اعتراض: ''نقش نعلین اَصل نعلین شریف نہیں' یہ تو تمہاری روشنائی' تمہارے قلم سے بنایا ہوا فوٹو ہے' پھر اس کی تعظیم کیوں کرتے ہو؟

جواب: یہ نقشہ اَصل نعلین کی نقل اور اس کی حکایت ہے' حکایت کی بھی تعظیم چاہیے' لاہور کا چھپا ہوا قرآن شریف' اس کا کاغذ وروشنائی آسمان سے نہیں اُتری' ہماری بنائی ہوئی ہے' مگر واجب التعظیم ہے کہ اس اَصل کی نقل ہے' ہر ماہ ربیع الاوّل ہر دوشنبہ (پیر کا دن) معظم ہے کہ اَصل کی حاکی (حکایت کرنے والی) ہے۔ [30]

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین اُقدس کی برکات عطا فرمائے۔

چوں سوئے من گذر آری' من مسکین ز ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں' یا رسول اللہ

[30] جاء الحق ص 378 (تعظیم تبرکات پر اعتراض) نعیمی کتب خانہ' گجرات۔

خرق عادت واقعات حق ہیں

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت جانشین منیر اسلام صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف' خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ چورہ شریف)

لمس مصطفیٰ ﷺ:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا اُسید بن حضیر اور حضرت سیّدنا عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہما اپنے کسی مسئلہ کے بارے میں نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ شدید تاریک رات میں رات کا کافی حصہ گزر گیا' پھر وہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے پاس سے واپسی کے لئے روانہ ہوئے' ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی سی لاٹھی تھی' چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے' لیکن جب ان دونوں کی راہیں اَلگ اَلگ ہوئیں تو دوسرے کے لئے اس کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی' دونوں میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔ 1

سب سے پہلا شہید:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب غزوۂ اُحد کا وقت آیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: میں اپنے متعلق سمجھتا ہوں کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے میں شہید ہوں گا' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی ذات مبارک کے علاوہ میں اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز شخص کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا' میرے ذمے کچھ قرض ہے اسے اَدا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے' میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔ 2

کرامت سیّدنا صدیق اکبر:

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ صفہ محتاج لوگ تھے' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے' جس شخص کے پاس چار اَفراد کا کھانا ہو تو وہ پانچویں کو یا چھٹے کو ساتھ لے جائے۔ اور خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین کو ساتھ لے کر آئے' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ دس کو ساتھ لے کر گئے' خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے ہاں کھایا' پھر وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نمازِ عشاء پڑھ لی گئی' پھر واپس تشریف لے آئے اور وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے کھانا کھایا' پھر جتنا اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا رات کا حصہ گزر گیا تو وہ واپس اپنے گھر چلے گئے' ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ کو آپ کے مہمانوں کے ساتھ آنے سے کس نے روکا تھا؟ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا' انہوں نے اِنکار کر دیا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئیں' وہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عورت نے بھی قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسم اُٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (حلف اُٹھانا) شیطان کی طرف سے تھا۔ انہوں نے کھانا منگوایا' خود کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا' وہ لقمہ اُٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا تھا' انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی

1 صحیح ابن حبان حدیث 2243' شرح السنۃ للبغوی حدیث 14/187' صحیح بخاری حدیث 3805۔ 2 صحیح بخاری حدیث 1351' حلیۃ الاولیاء جلد 4 ص 274' شرح السنۃ للبغوی جلد 5 ص 467۔ 3 مسند احمد حدیث 1704' صحیح بخاری حدیث 6021' صحیح مسلم حدیث 2057۔

قسم! یہ اَب پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھایا اور اسے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی خدمت میں بھی بھیجا' بیان کیا گیا کہ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔ 3

غسلِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت رونما کیا ہوا؟

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ ''جب نجاشی فوت ہوئے تو ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ ان کی قبر پر مسلسل روشنی نظر آرہی ہے''۔ 4

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو غسل دینے کا اِرادہ کیا تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ جس طرح ہم اپنے فوت ہونے والے دیگر اَفراد کے (بوقت غسل) کپڑے اُتار دیتے تھے اِسی طرح نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے بھی کپڑے اُتار دیں یا ہم کپڑوں سمیت غسل دیں' جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگنے لگی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے ان سے بات کی مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اِس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا' (اس نے کہا) نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو' وہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو اِس طرح غسل دیا کہ آپ ﷺ کی قمیص آپ ﷺ پر تھی' وہ قمیص کے اوپر پانی گراتے تھے اور آپ ﷺ کی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔ 5

شیر تابع ہوگیا:

حضرت سیّدنا ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے' یا انہیں قید کر لیا گیا' وہ لشکر کی تلاش میں دوڑنے لگے تو اچانک شیر سے سامنا ہوگیا' اُنہوں نے فرمایا: ابو الحارث (شیر کی کنیت)! میں نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں' میرے ساتھ یہ یہ مسئلہ بنا ہے' شیر دم ہلاتا ہوا آپ کے سامنے آیا' حتیٰ کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا' جب وہ کہیں سے (خوفناک) آواز سنتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا' پھر وہ ان کی طرف آجاتا حتیٰ کہ وہ لشکر کے ساتھ جا ملے پھر شیر واپس چلا گیا۔ 6

روضہ رسول ﷺ کی برکت:

حضرت سیّدنا ابو الجوزاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مدینہ منورہ والے شدید قحط کا شکار ہوگئے تو انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی قبر کی طرف دیکھو (جاؤ) اور اس میں سے آسمان کی طرف کچھ سوراخ بنا دو حتیٰ کہ ان پر کوئی پردہ نہ ہو' انہوں نے اَیسے ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ گھاس اُگ آئی اُونٹ اِس قدر فربہ ہوگئے کہ وہ چربی سے پھول گئے اور اس سال کا نام عام الفتق یعنی (خوشحالی کا سال) رکھا گیا۔ 7

سعید بن مسیب پر فضل اللہ:

حضرت سیّدنا سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب حرا کا واقعہ ہوا تو نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی مسجد میں تین روز تک اذان ہوئی نہ نماز اور نہ ہی حضرت سیّدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکل سکے' انہیں نماز کا وقت' نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ کی قبر مبارک سے آنے والی مبہم سی آواز سے

4 سنن ابوداؤد حدیث 2523' مصابیح السنۃ حدیث 4654۔ 5 مسند احمد حدیث 26306' سنن ابوداؤد حدیث 3141۔ 6 شرح السنۃ للبغوی حدیث 3732۔ 7 سنن دارمی حدیث 93۔ 8 سنن دارمی حدیث 94' مصابیح السنۃ حدیث 4758۔ 9 سنن ترمذی حدیث 3833' مصابیح السنۃ حدیث 4759۔

معلوم ہوتا تھا۔ [8]

دُعائے رسول ﷺ کی برکت:

حضرت سیّدنا ابو خلدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو العالیہ سے کہا، کیا حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ سے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے ان کے حق میں دُعا فرمائی جس کی وجہ سے ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا، اور اس میں کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ [9]

کرامت حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا، اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: یَاسَارِیَ الْجَبَلَ ”ساریہ! پہاڑ کی طرف“ پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اُس نے کہا: امیر المومنین! ہمارا دُشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اَچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں (دُشمن کو) شکست سے دوچار کر دیا۔ [10]

☆☆

☆

[11] دلائل النبوۃ للبیہقی 6/380، تاریخ دمشق 22/18-19۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

پیر طریقت رہبر شریعت فخر اویس شرافت حضرت علامہ مولانا الحاج

محسن اسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

الیکٹرانک میڈیا پر

nagina tv

تصنیفات اور ماہنامہ سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے ساتھ

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv | naginatv | YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

naginatv

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11 تا بعد از نماز ظہر

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتہ بعد از نماز عشاء۔ روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی Facebook ‏www.nagina.tv

WhatsAppNo:

مختلف عنوانات کی ویڈیوز اور آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے اِس نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر WhatsApp پر Sms فرمائیں۔

آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور میموری کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز میموری کارڈ اور یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: تمام قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

دعاؤں کے طالب بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد اعظم طاہر یوسفی 0344-4501541

حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ازقلم: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی (رحمۃ اللہ علیہ)

وِلادت: یکم رمضان المبارک 470ھ

وِصال: 11 ربیع الثانی 561ھ

وِلادت:

بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل سے ملحق گیلان کا چھوٹا سا مگر زرخیز صوبہ ہے' اس کے ایک قصبہ میں حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ یکم رمضان المبارک 470ھ بمطابق 1092ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کی والدہ محترمہ کی عمر ساٹھ برس تھی۔ آپ جب پیدا ہوئے تو ماہِ رمضان المبارک میں دِن بھر دُودھ نہ پیتے تھے۔ یہ بات مشہور ہوگئی کہ سیّدوں کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ماہِ رمضان المبارک میں دِن کو دُودھ نہیں پیتا۔ 1

آپ کا اِسمِ شریف عبدالقادر کنیت ابو محمد اور القابات محی الدین' محبوبِ سبحانی' غوث الثقلین اور غوثِ اعظم وغیرہ ہیں۔ شیخ المحدثین شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ومعروف کتاب اخبار الاخیار شریف میں آپ کا ذکر اِن القابات سے فرمایا ہے۔ ''قطب الاقطاب' فرد الاحباب' الغوث الاعظم' شیخ شیوخ العالم' غوث الثقلین' امام الطائفتین' شیخ الطالبین' شیخ الاسلام' محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ۔ 2

حضرت مولانا عبدالرحمان نورالدین جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب **نفحات الانس من حضرات القدس** میں لکھا ہے: حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ثابت النسب سیّد ہیں۔ جامع حسب ولقب ہیں۔ والدِ بزرگوار کی نسبت سے حسنی علوی اور والدہ محترمہ کی نسبت سے جو سیّد عبداللہ صومعی زاہد کی بیٹی ہیں' حسینی سیّد ہیں۔

آپ کے والدِ ماجد کا اِسمِ گرامی حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ صومعی زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں۔ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کا نام اُم الخیر اَمۃ الجبار حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہے' آپ بڑی پاک طینت اور صالحہ خاتون تھیں۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین اور شریف الجانبین ہیں۔ والدِ گرامی کی طرف سے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک گیارہ سلسلے اور پشتیں بنتی ہیں۔ اِسی طرح والدہ کی طرف سے بھی امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک گیارہ سلسلے اور پشتیں بنتی ہیں۔

اِس سلسلہ عالیہ کی اِبتداء متواتر' صحیح' ثابت اور ایسی روشن ہے جیسا آفتابِ عالم تاب ہوتا ہے۔ محققینِ اُمّت کا اِسی پر اِتفاق ہے۔ 3 آپ کی کنیت ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ کی کنیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادے کا نام محمد تھا۔

بچپنے کا عالم:

آپ بچپن میں ہی شفقتِ پدری سے محروم ہوگئے۔ آپ کے نانا حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے۔ اُنہوں نے آپ کو اپنے کنارِ عاطفت میں لے لیا۔ آپ بچوں کے ساتھ نہیں کھیلا کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا تو آواز آتی۔ اے مبارک! ہماری طرف آ۔ میں آواز سن کر ڈرتا اور دوڑ کر سیدھا اپنی والدہ محترمہ کی گود میں آجاتا اور یہ آواز اَب میں اپنی خلوت میں سنتا ہوں۔

آغازِ تعلیم:

یہ توصحیح طور پر معلوم نہیں کہ آپ کی تعلیم کا آغاز کب ہوا؟ مگر اتنا ضرور پتا چلتا ہے کہ آپ دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے تھے۔ کیونکہ جب آپ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آپ کو کیسے پتا چلا کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولی ہیں؟ تو فرمایا کہ میں دس برس کا تھا' گھر سے مدرسے جاتے وقت دیکھتا کہ

---

1 اخبار الاخیار شریف ص 16' سفینۃ الاولیاء ص 63' **نفحات الانس** فارسی ص 351' قلائد الجواہر اردو ص 20' نزہۃ الخاطر الفاطر ص 32۔ 2 اخبار الاخیار ص 9۔ 3 نزہۃ الخاطر الفاطر فی مناقب شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ۔

فرشتے میرے ساتھ چلتے ہیں۔ پھر مدرسہ میں پہنچنے کے بعد وہ فرشتے دوسرے لڑکوں سے کہتے ولی اللہ کے لئے جگہ دو“۔ 4

پیدائشی ولی:

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک دِن مجھے ایک اَیسا شخص نظر آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اُس نے ایک فرشتے سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ جس کی اِتنی عزّت کرتے ہو؟ اُس فرشتے نے کہا، یہ اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ہے۔ یہ بہت بڑے مرتبے کا مالک ہوگا۔

حضرت ابو عبداللہ محمد بن قائد وانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے اَمر کی بنیاد کس چیز پر رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: سچ پر اور فرمایا میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا نہ بچپنے میں نہ جوانی میں۔

بیل کا کلام کرنا اور حجابات کا ہٹنا:

حضرت شیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک دفعہ مجھے جنگل میں جانے کا اِتفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے کھڑا ہو کر عام کسانوں کی طرح ہل چلانے لگا، میری حیرانگی کی اِنتہا نہ رہی جب اُس بیل نے مجھ سے کلام کیا کہ تم کاشتکاری کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں اِس کا حکم بھی نہیں دیا۔ فرماتے ہیں، میں خوف کی حالت میں گھر آیا اور گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو میں نے حاجیوں کو میدانِ عرفات میں دیکھا۔ 5

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کے آگے سے تمام حجابات ہٹا دیئے۔ فرماتے ہیں، میں اپنی والدہ محترمہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں بغداد شریف جا کر علماء کرام سے علم، مشائخ طریقت سے طریقت کا فیض حاصل کروں۔ والدہ محترمہ کو میں نے دونوں واقعات کے بارے میں عرض کیا۔ فرماتے ہیں اُس وقت میری عمر 18 سال تھی۔

ایک ماں کے لئے اَیسے ہونہار، اِطاعت شعار اور پیدائشی ولی بیٹے کو اپنے سے جدائی کی اِجازت دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر والدہ محترمہ نے اپنے بیٹے کے اِشتیاق کو دیکھتے ہوئے بغداد شریف جانے کی اِجازت مرحمت فرما دی اور ساتھ ہی نصیحت فرمائی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا اور اَلوداع فرماتے ہوئے فرمایا۔ ”میں تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حوالے کرتی ہوں شاید میں تمہیں زندگی میں نہ دیکھ سکوں“۔

مجاہدہ و ریاضت:

سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مکمل طور پر علوم ظاہری حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کے حصول کی اِبتداء کی اور مجاہدہ و ریاضت کی اِنتہائی مشکل اور پُر خار راہوں میں قدم رکھا۔ چنانچہ آپ شہر چھوڑ کر عراق کی ویران وادیوں میں یکتا و یگانہ زندگی بسر کرنے لگے تاکہ کامل یکسوئی ملے۔ جیسے ہی آپ نے اپنی مجاہدانہ زندگی کا آغاز کیا فضلِ اِلٰہی اِبتداء ہی سے آپ کے شامل حال رہا۔

جس زمانہ میں حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عبادت و ریاضت اور مجاہدہ نفس کے دشوار گزار مراحل طے فرما رہے تھے۔ شیطان کی فتنہ پردازیاں چراغ سحری کی مانند پھڑ پھڑ رہی تھیں۔ اَب تک ہر موڑ پر شیطان آپ سے شکستیں کھا چکا تھا اور اپنے کسی فریب میں آپ کو نہ لا سکا تھا حتیٰ کہ آپ روحانیت کے مقام اَرفع و اَعلیٰ پر گامزن ہوتے جا رہے تھے۔ رفعت و بلندی کی اِنتہائی منازل تک آپ کی رسائی شیطان سے دیکھی نہ جا سکی اور ایک دِن پراگندہ صورت بنائے بدبودار لباس پہنے ہوئے آپ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا۔ میں ابلیس ہوں میری جماعت کے تمام اَفراد کو آپ نے عاجز و ناکام کر دیا ہے۔ اپنے سارے ہتھکنڈے اِستعمال کر چکا۔ آپ کے پائے ثبات میں لغزش تک نہ آئی، لہٰذا میں نے ہار مان لی اور اَب آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

4 اخبار الاخیار ص 16۔ 5 اخبار الاخیار ص 16۔

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ظالم میں تو کسی طرح تجھ سے مطمئن نہیں ہوسکتا یہ تیری باتیں سراپا فتنہ ہیں جس میں تو مجھے ملوث کرنا چاہتا ہے۔ اُبھی آپ کا جواب ختم بھی نہ ہوا تھا کہ پردۂ غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور اِس شدت کے ساتھ ابلیس کے سر پر پڑا کہ زمین کے اندر دھنستا ہوا غائب ہوگیا۔

ابلیس آگ کا شعلہ لے کر دوبارہ آپ کے قریب آیا‘ آپ نے اِس تیاری کے ساتھ حملہ آور دیکھا تو تعوذ پڑھا اور وہ چلا گیا لیکن چند ہی لمحات بعد پھر پلٹ کر آیا اور فی الفور آپ کے اُوپر حملہ آور ہو گیا۔ معاً ایک سوار نمودار ہوا اور حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تلوار دیدی جسے دیکھ کر ابلیس غائب ہوگیا۔

سہ بارہ ابلیس مکر و فریب کے نئے جال کے ساتھ آیا۔ آپ نے دیکھا کہ آپ سے دُور پریشان حال‘ آفت زدہ‘ خائب و خاسر کی سی صورت بنائے بیٹھا ہوا رو رہا ہے۔ آپ کی نظر پڑی تو کہنے لگا اَب آپ میری طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ اَب تو میں قطعی آپ سے نا اُمید ہوگیا ہوں۔ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے پھر تعوذ پڑھا اور فرمایا کہ میں تجھ سے کسی حال میں مطمئن نہیں ہوں۔ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی یہ ثابت قدمی دیکھ کر ابلیس نے شرک کے بے شمار جال آپ کے سامنے بچھا دیئے لیکن قدرت کو آپ کی حفاظت منظور تھی پورا ایک سال گذر گیا اور آپ اِن میں سے کسی ایک جانب ملتفت نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ابلیس کے بچھائے ہوئے تمام جال رائیگاں ہوگئے۔ بعد ازیں ابلیس نے مخلوق کی محبت اور دنیوی رشتوں کے تعلقاتی جال بچھا دیئے۔ مگر فضلِ ربانی سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قطعی اِلتفات نہ کیا۔ آخر ایک سال بعد تمام دنیوی رشتوں اور محبتوں کے جال بھی تار تار ہو گئے۔ اور حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس کٹھن منزل سے بھی بتمام و کمال اِستقلال سے گزر گئے۔

ایک دِن ابلیس کہنے لگا: ’’اے عبدالقادر میں تمہارا خدا ہوں آج سے میں نے تمہارے لئے حرام چیزیں بھی حلال کردیں اور نماز معاف کردی‘‘۔ آپ نے یہ سنتے ہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا وِرد فرمایا‘ فوراً وہ روشنی زائل ہوگئی اور اُس کی جگہ پر دھواں پھیل گیا۔ پھر آواز آئی ’’عبدالقادر تم کو تمہارے علم نے بچالیا ورنہ میں تم جیسے نہ جانے کتنے عابدوں اور زاہدوں کو اِس تاریک وادی میں گمراہ کر چکا ہوں‘‘۔

آپ نے جواب دیا‘ کمبخت شیطان مجھ کو میرے علم نے نہیں فضلِ رب نے بچالیا ہے۔ یہ سن کر شیطان نے ٹھنڈی سانس لی اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ تم پھر بچ گئے۔ اِن خطرناک منازل سے سلامتی کے ساتھ گزرنے کے بعد خداوندِ قدوس نے آپ کے اُوپر آپ کا باطن ظاہر فرمایا۔

سلوک اور مجاہدہ:

شیخ ابوالعباس احمد یحییٰ بغداد المعروف ابن الدبیقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے 558ھ میں حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے فرمارہے تھے میں پچیس سال عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا اور پندرہ سال نماز عشاء پڑھ کر قرآنِ پاک شروع کردیتا اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر اور نیند کے خوف سے میخ دیوار ہاتھ سے پکڑ کر صبح تک ختم کردیا کرتا۔ ایک رات میں ایک سیڑھی پر چڑھ رہا تھا میرے نفس نے کہا کاش تو ایک گھڑی سو جائے اور پھر اُٹھ کھڑا ہو جونہی یہ خطرہ میرے دِل میں آیا میں ٹھہر گیا اور ایک پاؤں پر کھڑا ہوگیا اور قرآنِ مجید شروع کردیا اور اِسی حالت میں مکمل قرآنِ پاک پڑھ لیا۔

بیعت:

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جب تمام علوم پر دسترس حاصل کرلی‘ عبادت و ریاضت اور مجاہدات کی مشقتوں اور صحرا نوردی کی خلوتوں میں بہت عرصہ گزر گیا اور محنت شاقہ کے بعد پورا تزکیہ نفس ہوا تو آپ حضرت قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کر کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے جس سے آپ کو کمالِ عروج ملا۔ حتیٰ کہ ایک دن اپنے مرشد کامل قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کسی کام کے لئے اُٹھ کر باہر آئے تو آپ کے شیخ طریقت نے فرمایا: اِس نوجوان کا قدم ایک دن تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا اور اِس کے زمانے کے تمام اَولیاء اِس کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں گے اور اِنکساری کریں گے۔

خرقۂ خلافت:

حضرت قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ جب سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت لے چکے تو آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا جس سے آپ کو اِتنا فیض ملا کہ خود فرماتے ہیں میرے شیخِ طریقت جو لقمہ میرے منہ میں ڈالتے تھے وہ ہر لقمہ میرے سینہ کو نورِ معرفت سے بھر دیتا تھا۔

پھر حضرت شیخ قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خرقۂ خلافت پہنایا اور فرمایا: اے عبد القادر یہ خرقہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اُن سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو ملا اور پھر اُن سے دست بدست مجھ تک پہنچا اور اَب میں تمہیں دے رہا ہوں۔ یہ خرقہ پہننے کے بعد حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر برکات و تجلیات اور بے شمار انوارِ الٰہیہ کا نزول ہوا۔ (قلائد الجواھر)

وعظ و تدریس و افتاء:

جب حضرت سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ علوم ظاہری و باطنی سے فارغ ہوئے تو وعظ و تدریس پر مامور ہوئے۔ آپ نے 553ھ میں وعظ کی ابتداء یوں فرمائی' فرماتے ہیں کہ میں نے سہ شنبہ یعنی بروز منگل 12 شوال المکرم 521ھ کو ظہر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا' حضور اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے وعظ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں عجمی (غیر فصیح) ہوں۔ بغداد شریف میں فصحائے عرب کے سامنے کیسے کلام کروں؟ حضور نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو وعظ کر اور حکمت وموعظ حسنہ سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلا۔ پس میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھ گیا' بہت سے لوگ میرے پاس آئے' میں گھبرا گیا پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے تو وعظ کیوں نہیں کرتا؟ میں نے عرض کیا' حضور میں گھبرا گیا ہوں' آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھول' میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ بار اپنا لعاب شریف میرے منہ میں ڈالا' میں نے عرض کیا' پورے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈال رہے' آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اَدب کی وجہ سے اَیسا کیا ہے۔ 6

تھوڑے عرصہ میں آپ کے وعظ میں لوگ بکثرت شامل ہونے لگے' باب الحلیہ کے مصلے میں گنجائش نہ رہی تو آپ کی کرسی شہر کے باہر عیدگاہ میں لے گئے' وہاں بھی لوگ جوق در جوق شوق سے گھوڑوں' خچروں' دراز گوش اور اُونٹوں پر آیا کرتے تھے' حاضرین مجلس کی تعداد تقریباً ستر ہزار ہوا کرتی۔ 7

فتاویٰ نویسی:

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّد عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے 528ھ سے 561ھ تک (تینتیس سال) درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیئے۔

آواز کا کمال:

آپ کی مجلس مبارکہ میں باوجودیکہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا لیکن آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی اِتنی ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی اور آپ اہل مجلس کے خطرات قلبی کے موافق کلام فرماتے تھے۔ 8

6 بہجۃ الاسرار ص 92' قلائد الجواہر ص 13-12' سفینۃ الاولیاء ص 24' قلائد الجواہر ص 13۔ 7 بہجۃ الاسرار ص 26' اخبار الاخیار۔ 8 اخبار الاخیار ص 15۔

ایمان افروز واقعہ:

ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تقریباً دس ہزار لوگ جمع تھے۔ حضرت شیخ علی بن نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے' اُن کو نیند آگئی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ چپ ہو جاؤ۔ پس وہ اَیسے ہو گئے کہ اُن کے سانسوں کے سوا کسی اور چیز کی آواز محسوس نہ ہو رہی تھی پھر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ منبر شریف سے اُترے اور حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے آگے اَدب سے کھڑے ہو گئے اور اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ جاگ اُٹھے۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے خواب میں نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا؟ حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی اَدب کیا تھا۔ پھر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا وصیت فرمائی؟ حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ آپ کی خدمتِ اَقدس میں رہنے کی۔ راوی کا قول ہے کہ پھر حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قول (یعنی جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی میں نے اَدب کیا تھا) کے معنے دریافت کئے گئے تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے تو حضور نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا مگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالتِ بیداری میں دیکھا۔ 9

خلیفہ مستنجد باللہ کی حاضری:

حضرت شیخ ابو العباس حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم بغداد میں حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں بیٹھے تھے کہ عباسی خلیفہ مستنجد باللہ المظفر یوسف عباسی آئے اور آپ کو سلام کر کے بیٹھ گئے اور سونے کے دیناروں سے بھری دس تھیلیاں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا' مجھے اِس دولت کی ضرورت نہیں۔ جب خلیفہ نے اِصرار کیا تو آپ نے ایک تھیلی دائیں اور ایک بائیں ہاتھ میں لے کر نچوڑی تو اُس میں سے خون بہنے لگا۔ آپ نے فرمایا' ابو المظفر تمہیں خوف نہیں آتا کہ عوام کا خون اکٹھا کر کے میرے پاس لے آئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِحترام نہ ہوتا تو اِس خون کو اِتنا بہنے دیتا کہ تمہارے محلوں تک پہنچتا۔ خلیفہ کو یہ واقعہ دیکھ کر غش آگیا۔

حضرت شیخ ابو العباس حسینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' ایک دن میں نے خلیفہ کو آپ کی خدمت میں بیٹھے دیکھا۔ خلیفہ کہنے لگا مجھے کوئی اَیسی کرامت دکھایئے جس سے میرا دِل مطمئن ہو جائے۔ آپ نے فرمایا' کیا چاہتے ہو؟ خلیفہ نے کہا' مجھے اِس وقت سیب درکار ہیں (اِس موسم میں سیب سارے بغداد میں نہیں تھے) آپ نے ہاتھ پھیلا کر دو سیب پکڑے ایک خلیفہ کو دے دیا اور ایک خود رکھ لیا۔ جب آپ نے اپنا سیب توڑا تو اُس میں سے کستوری کی سی خوشبو نکلی اور خلیفہ نے توڑا تو اُس کے اَندر سے کیڑے نکلے۔ خلیفہ نے تعجب سے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ لگنے سے پھلوں میں بھی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

قول وفعل میں مطابقت:

حضرت احمد بن صالح بن شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میں مدرسہ نظامیہ میں حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ اِس مجلس میں وقت کے اکثر علماء وفقہا موجود تھے اور آپ کا موضوع گفتگو قضا وقدر تھا۔ اِتنے میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ کی گود میں آ گرا۔ یہ واقعہ اتنی تیزی سے ہوا کہ حاضرین مجلس بدحواسی میں بھاگ اُٹھے۔ وہ سانپ بڑی تیزی کے ساتھ آپ کے جبہ کے اَندر گھس کر سارے بدن کے اِرد گرد پھرنے لگا اور پھر سینہ سے نکل کر گلے کے گرد لپٹ گیا۔ اِس واقعہ کے باوجود نہ تو آپ اپنی جگہ سے ہلے اور نہ ہی سلسلۂ کلام منقطع کیا۔ چند لمحوں کے بعد سانپ اُترا اور زمین پر آپ کے سامنے کھڑا

9 بہجۃ الاسرار ص 94' قلائد الجواہر 74۔ 10 اخبار الاخیار ص 18۔

ہو کر کچھ کہنے لگا جسے ہم نہ سمجھ سکے اور پھر وہ چلا گیا۔ لوگ واپس آ گئے اور آپ کی خیریت پوچھی اور معلوم کرنا چاہا کہ اِس سانپ نے آپ سے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا' وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنی لمبی زندگی میں بہت سے اولیاء اللہ کو دیکھا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم نہیں دیکھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ جب تم چھت سے گرے تو میں قضاوقدر کے موضوع پر گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم قضاوقدر کے حکم کے بغیر نہ کچھ کر سکتے ہو اور نہ ہی مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو۔ میں اِس بات کا عملی مظہر بننا چاہتا تھا یہی وجہ ہے کہ میں ثابت قدم رہا۔

اخلاقِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ:

روایت میں آیا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے' اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف دِل میں رکھتے تھے' مستجاب الدعاء تھے اور سخاوت کرنے میں مشہور تھے۔ اَچھے اَخلاق کے مالک اور بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے۔ ہر قسم کی برائی سے محفوظ تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جو کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ اَقدس میں گستاخی کرتا تو اُس پر حد سے زیادہ سختی کرتے تھے لیکن اپنی ذات کے لئے کسی پر نہ سختی کرتے اور نہ غُصّے ہوتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لئے مخلوق کی مدد کیا کرتے تھے۔ محتاج سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیتے تھے۔ اگر کوئی آپ کے جسم پر پہنے ہوئے لباس کا سوال کرتا تو اُتار کر اُسے عطا فرما دیتے تھے۔ اور علم آپ کی تہذیب خداوندی۔ محاصرہ آپ کا خزانہ' معرفت' خدمت' خطاب' مشیر' دیدار' سفیر' اُنس' رفیق اور بسط آپ کی عادت اور صدق آپ کا جھنڈا تھا۔ فتح' حکم' ذکر وفکر یہ تمام آپ کے اَوصاف تھے۔ مکاشفہ آپ کی غذاء مشاہدہ آپ کے لئے شفاء اور آپ کا ظاہر آدابِ شریعت اور باطن آدابِ حقیقت تھا۔

سخاوت:

آپ حاکموں کے پیسے کی طرف تکتے نہیں تھے۔ سخاوت وایثار آپ میں کمال درجے کا تھا آپ کی خدمت میں کوئی ہدیہ آتا تو اُسے حاضرین میں تقسیم فرما دیتے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ حج کے لئے روانہ ہوئے جب بغداد کے قریب ایک موضع میں جس کا نام حلّہ تھا پہنچے تو حکم دیا کہ یہاں کوئی اَیسا گھر تلاش کرو جو سب سے زیادہ ٹوٹا پھوٹا اور اُجڑا ہوا ہو' ہم اُس میں قیام کریں گے۔ قصبہ کے اَمیروں اور رئیسوں نے بڑے اچھے اچھے مکانات آپ کے سامنے قیام کرنے کے لئے پیش کئے لیکن آپ نے اِنکار فرما دیا۔ تلاشِ بسیار کے بعد ایک اَیسا مکان مل گیا جس میں ایک بڑھیا' بوڑھا اور ایک بچی تھی۔ آپ نے بڑے میاں سے اِجازت لے کر رات اُس کے گھر میں گزاری اور وہ تمام نذرانے اور ہدایا جو نقد' جنس اور حیوانات کی صورت میں آپ کو پیش کئے گئے تھے' آپ نے یہ کہہ کر کہ میں اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہوں وہ تمام کے تمام بڑے میاں کو دے دیئے۔ حاضرین نے بھی آپ کی موافقت میں تمام مال واَسباب اُن بڑے میاں کو دے دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس بوڑھے کو آپ کے مبارک قدموں کی برکت سے اَیسی دولت عطا فرمائی کہ اُن اطراف میں کسی کو نہ ملی [10]

وصال شریف:

11 ربیع الآخر 561ھ بوقت شام آپ کی زبان مبارک پر یہ اَلفاظ جاری ہوئے: اَسْتَغِیْثُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشٰی سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَتِ وَقَہَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

آخر میں آپ نے اللہ اللہ کہا پھر آپ کی آواز مبارک مخفی ہوگئی اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

10۔ اخبار الاخیار ص 18۔

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت زبدۃ العارفین ... المعروف ...

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

بانی: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

دینِ اسلام سے پیار ہے

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:3)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفضلہٖ تعالیٰ عطیات صدقات زکوٰۃ کے صحیح استعمال کے لئے بااعتماد اور فعال ادارے

الحمدُ للہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

25 سال سے پنجاب بھر میں فلاحی کاموں، مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک و تعلیم و تربیت، اصلاح مسلم، دعوت دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات	تعداد
مساجد	13
جامعات (برائے طلباء و طالبات) و ہاسٹل	18
نگینہ ہسپتال	1
نگینہ دارارقم سکول	1
نگینہ ایمبولینس سروس	1
دارالافتاء	1
فری میڈیکل و آئی کیمپ	1

آئیں ہم بھی کفالت کریں

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

”اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ (ﷻ) اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ (ﷻ) کی نزدیکیوں اور رسول (ﷺ) سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ (ﷻ) جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بے شک اللہ (ﷻ) بخشنے والا مہربان ہے۔“ (التوبہ:99)

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ ”ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ (ﷻ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ (ﷻ) اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ (ﷻ) وسعت والا علم والا ہے۔“ (البقرۃ:261)

کفالت فی کس 5000 روپے

ماہانہ اجتماعی اخراجات 60 لاکھ روپے کم و بیش

آپ یہ عطیات صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہِ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کروا سکتے ہیں

فنانس ڈائریکٹر: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا بشیر احمد یوسفی — 0313-3333777

جنرل سیکرٹری: خادمِ دینِ اسلام مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی — 0300-4274936

یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 0112051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

میزان بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 0286010685566 برانچ شاد باغ لاہور

یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 0112050901014603 برانچ شاد باغ لاہور

بیرونِ ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں

IBAN:PK50 SCBL 0000 0017 1019 8101

Easy Paisa اور Jazz Cash اکاؤنٹ نمبرز

+92-320-6000070
+92-300-4274936

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-II گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0313-3333777, 042-37330074
042-36880027-28

توبہ استغفار

ازقلم: مفتی محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ برائے طلباء)

70 مرتبہ توبہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً ''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں''۔ 1

سو مرتبہ توبہ:

حضرت سیّدنا اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ''میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔ 2

حضرت سیّدنا اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ''لوگو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے حضور توبہ کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے حضور توبہ کرتا ہوں''۔ 3

کھانا کیوں نہیں کھلایا؟

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں، جو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس (اللہ تبارک وتعالیٰ) نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے، اور اسے تمہارے مابین بھی حرام کیا ہے، تم باہم ظلم نہ کرو، میرے بندو! تم سب گمراہ تھے بجز اس کے جسے میں ہدایت عطا کروں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا، میرے بندو! تم سب بھوکے تھے بجز اس کے جسے میں کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب لباس کے بغیر تھے بجز اس کے جسے میں لباس عطا کروں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا کروں گا، میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، اور سارے گناہ میں معاف کرتا ہوں، تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو تم مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر تم مجھے فائدہ پہنچانا چاہو تو تم مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تم سب جن وانس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہو گا، میرے بندو! اگر تم سب جن وانس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سب سے زیادہ فاجر و گناہگار ہے تو اس سے میری بادشاہت میں ذرا کمی نہیں ہو گی، میرے بندو! اگر تم سب جن وانس ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو اور میں ہر انسان کی مراد پوری کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جیسے سمندر میں سوئی ڈال کر نکال لینے سے سمندر میں کمی آتی ہے، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں نے محفوظ وشمار کر رکھا ہے، پھر میں (روز قیامت) انہی کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا، جو شخص خیر وبھلائی پائے تو وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے تو پھر وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ 4

1 صحیح بخاری حدیث 6307، مسند احمد حدیث 8474، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10197۔ 2 مسند احمد حدیث 17849، صحیح مسلم حدیث 2702، سنن ابوداؤد حدیث 1515، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10203۔ 3 مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 1208، مسند احمد حدیث 17847، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10208۔ 4 صحیح مسلم حدیث 2577، مسند بزار حدیث 4053، شعب الایمان حدیث 7088۔

99 بندوں کا قاتل:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے انسان قتل کرچکا تھا پھر وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا تو وہ کسی راہب کے پاس آیا اور اُس سے مسئلہ دریافت کیا تو اسے کہا: کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا، اور پھر مسئلہ پوچھنے لگا تو کسی آدمی نے اسے بتایا کہ فلاں فلاں بستی چلے جاؤ، (وہ اس طرف چل دیا) لیکن اسے راستے ہی میں موت آگئی تو اس نے اس وقت اپنا سینہ آگے (بستی) کی طرف بڑھایا، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے متعلق جھگڑنے لگے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس (بستی) کو حکم دیا کہ اس کے قریب ہوجا، اور اس (بستی کو جدھر سے آرہا تھا) کو حکم دیا کہ دُور ہوجا، پھر فرمایا: ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو، پس (پیمائش کرنے پر) وہ ایک بالشت برابر اس (بستی) کے قریب پایا گیا (جہاں جا رہا تھا) تو اسے بخش دیا گیا''۔ 5

گناہ پر معافی:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہیں (اس دُنیا سے) لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے جو گناہ کریں، پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں معاف کردے''۔ 6

رات کے وقت ہاتھ پھیلانے والا:

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کرلے، اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کرلے (اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوجائے (یعنی قیامت تک)''۔ 7

رحمت کے ساتھ رجوع:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ''جب بندہ اعتراف کرلیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) بھی (رحمت کے ساتھ) اس پر رجوع فرماتا ہے''۔ 8

قیامت سے پہلے توبہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ''جس شخص نے سورج کے مغرب کی طرف طلوع ہونے (یعنی قیامت قائم ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کرلی تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے''۔ 9

---

5 صحیح بخاری حدیث 3470، صحیح ابن حبان حدیث 3138، شعب الایمان حدیث 7065۔ 6 صحیح مسلم حدیث 2749، مسند احمد حدیث 8082، شعب الایمان حدیث 7102۔
7 صحیح مسلم حدیث 2759، مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 492، مسند بزار حدیث 3020۔ 8 صحیح بخاری حدیث 4141، صحیح مسلم حدیث 2770۔ 9 صحیح مسلم حدیث 2703، مسند احمد حدیث 7711، مسند بزار حدیث 10040، صحیح ابن حبان حدیث 567۔

اچانک خوشی ملنے پر:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اُس کے حضور توبہ کرتا ہے، اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کی سواری کسی جنگل بیاباں میں اس سے دُور بھاگ گئی ہو جب کہ اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر تھا، وہ سواری سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا کیونکہ وہ اپنی سواری سے تو مایوس ہو چکا تھا، وہ اِسی کرب میں تھا کہ اَچانک دیکھتا ہے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی مہار تھامی، پھر شدت فرحت سے کہا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ ''اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، اور شدت فرحت کی وجہ سے وہ غلط کہہ بیٹھا''۔ [10]

اے اللہ بخش دے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: یا اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے، تو اس کا رب جَلَّ وعلاء فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس کی وجہ سے مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے، یا اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف فرما دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے، یا اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، وہ جو چاہے سو کرے''۔ [11]

اَعمال کیوں ضائع:

حضرت سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے حدیث شریف بیان کی کہ کسی آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تبارک وتعالیٰ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وہ کون ہے جو مجھ پر قسم اُٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اَعمال ضائع کر دیئے۔ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔ [12]

سیّدالاستغفار:

حضرت سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم رءوف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''سیّدالاستغفار یوں ہے کہ تم کہو: اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ!) تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو انعامات مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، کیونکہ صرف تو ہی گناہ معاف کر سکتا ہے''۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اِن کلمات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت انہیں پڑھے اور وہ اسی روز شام

[10] صحیح مسلم حدیث 2675، مسند احمد حدیث 8192، مسند ابویعلیٰ حدیث 1704۔ [11] صحیح مسلم حدیث 2758، مستخرج ابوعوانہ حدیث 12056، شرح السنۃ للبغوی حدیث 1290۔ [12] صحیح مسلم حدیث 2621، مسند ابویعلیٰ حدیث 1529، مستخرج ابوعوانہ حدیث 11444، صحیح ابن حبان حدیث 3128۔

ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہے' اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت انہیں پڑھے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے''۔ [13]

اے ابن آدم مجھ سے دُعا کر:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے (بخشش کی) اُمید رکھے گا تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تمہارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں' ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے اَبر (کناروں) تک پہنچ جائیں' پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں' ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ کرکے میرے پاس آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اتنی ہی مقدار میں مغفرت لے کر تمہارے پاس آؤں گا''۔ [14]

میں قادر ہوں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَالَمْ تشرك بِیْ شَیْئًا ''جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اُسے معاف کر دیتا ہوں' اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں' بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو''۔ [15]

---

13 صحیح بخاری حدیث 6306' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10341' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 7172۔ 14 مسند احمد حدیث 21505' سنن دارمی حدیث 2830' سنن ترمذی حدیث 3540' مجمع الزوائد حدیث 17628۔ 15 المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 11615' شرح السنہ للبغوی حدیث 4191۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے
نگینہ فری آئی سرجری
سفید موتیے کے مریضوں کا بالکل فری
آپریشن | چیک اپ | لینز | ادویات
بتاریخ 28-29 اکتوبر 2024 بروز پیر منگل صبح 9 تا 2
بمقام نگینہ ہسپتال (رجسٹرڈ) زیر اہتمام نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب
رابطہ نمبر
0313-3333777
0300-4274936
0317-8692493

فیضانِ نظر
حضرت علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
صوفی باصفا، قطب علی، پیر طریقت، رہبر شریعت
سیّدی مرشدی المعروف بڑے صوفی صاحب
زیر نگرانی ڈاکٹر اجمل نثار
ایم۔بی۔بی۔ایس
ڈی۔او۔ایم۔ایس (پنجاب)
ایف۔سی۔پی۔ایس (1) آئی۔سی۔او (انگلینڈ)
زیر سرپرستی
بشیر احمد یوسفی
خلیل احمد یوسفی
صدر محترم شیخ عبدالعلیم یوسفی
یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 0112051601031842 برانچ ...
میزان بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی اکاؤنٹ نمبر 02860106855666 برانچ شاد باغ لاہور
مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے
لوگوں کی آنکھوں کے نور کیلئے فی کس 6000 روپے عطیہ کریں